عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

قیمت ۱۰ روپے

جلد: ۳۴ | ۸ تا ۲۲ ذوالحجہ ۱۴۳۶ھ مطابق ۲۳ ستمبر تا ۷ اکتوبر ۲۰۱۵ء | شمارہ: ۳۶-۳۷

امیر المومنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ

فضائل و مناقب

خطبہ حجۃ الوداع

اسلامی حقوق کا پہلا منشور

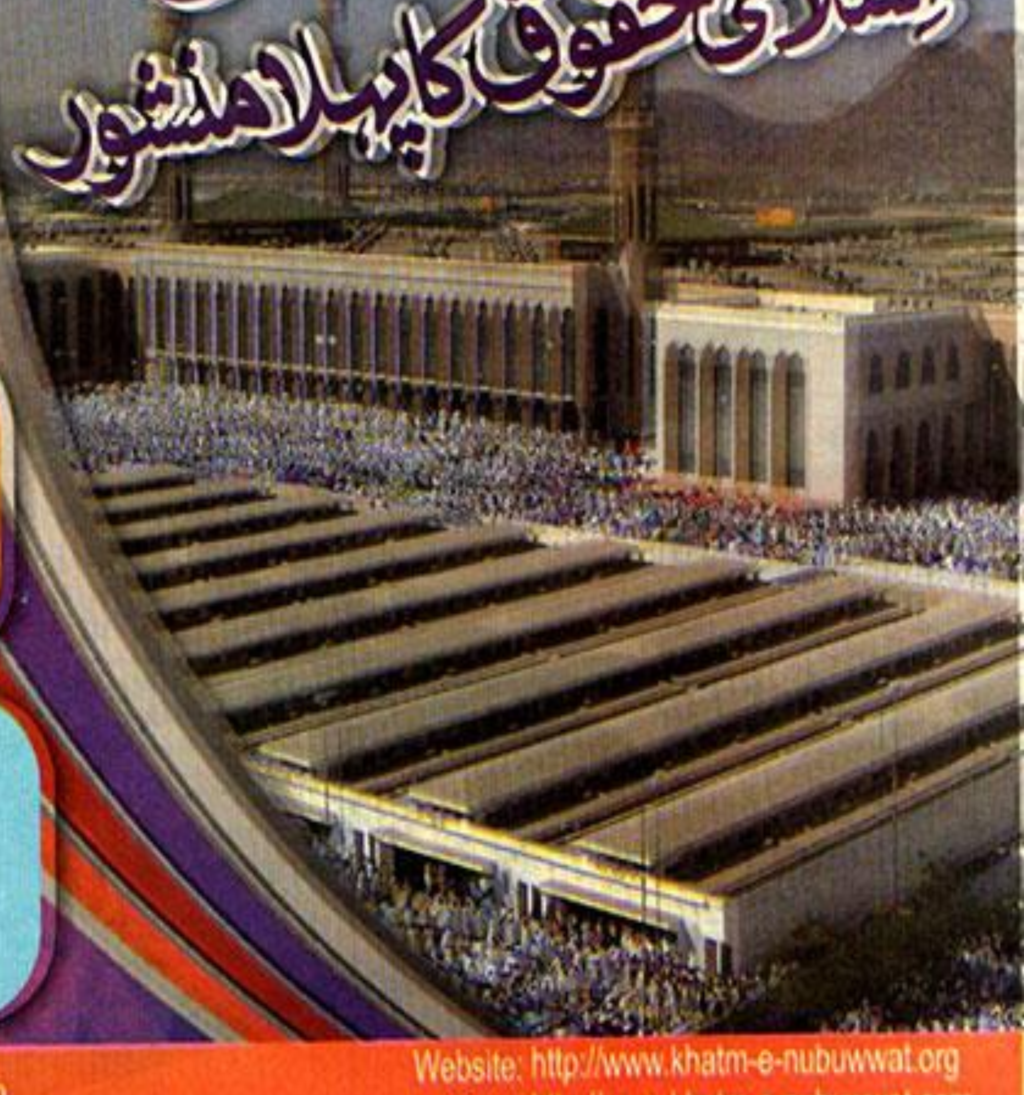

عید قربان اور ایمان و احتساب

یورپ میں اسلام فوبیا کیوں بڑھ رہا ہے؟

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

Email: editorkn@yahoo.com

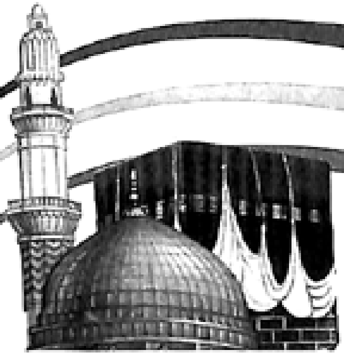

آپ کے مسائل

مولانا اعجاز مصطفیٰ

آیت خاتم النبیین کے بارے میں من چاہی تاویل

س:...... مجھے ایک قادیانی نے کہا ہے کہ ختم نبوت کی جتنی بھی قرآنی آیات اور احادیث ہیں وہ اس بارے میں ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی اللہ پاک کی طرف سے نہیں آئے گا، لیکن اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہ حق ہے کہ ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم جسے چاہیں نبی بنا سکتے ہیں۔'' اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی بنایا، اللہ نے یہ حق آپ کو دیا ہے اور کسی نبی کو نہیں دیا، ساتھ وہ کہتے ہیں جو مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہیں مانتا وہ جہنم میں جائے گا، اس کی بخشش نہیں۔ کیا اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حق دیا ہے: کسی کو نبوت دینے کا یا نبی بنانے کا؟ مجھے حوالہ دے کر بتلا دیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حق نہیں دیا؟ میں ان (قادیانی) کی باتیں سن کر بہت پریشان ہو گیا ہوں۔ جزاک اللہ!

سائل: **الطاف خان**

ج:...... مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کو ثابت کرنے کے لئے قادیانی حضرات قرآن کریم و احادیث میں جابجا تحریف کرتے ہیں اور دھوکا دہی سے کام لیتے ہیں، جبکہ قرآن و حدیث میں اس طرح من چاہی تاویل کرنا اور تحریف کرنا کھلا کفر ہے اور ایسے لوگوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ آیت خاتم النبیین سے قادیانی یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر سے مرزا کو نبوت مل گئی کیونکہ مہر نبوت اب آپ کے پاس ہے، جبکہ ۱۴ سو سالوں سے تمام صحابہ کرامؓ و تابعینؒ، تبع تابعینؒ، مفسرین، محدثین علماء کرام اور عام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ آیت خاتم النبیین حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہونے اور آپ کو آخری نبی ماننے پر دلالت کرتی ہے جو کہ بالکل صحیح ہے، کیونکہ اس بارے میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ''انا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔'' (ترمذی، ج:۲، ص:۴۵)... میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔... اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا: ''انہ سیکون فی امتی ثلاثون کذابون کلھم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی''... میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے، ان میں سے ہر ایک یہ گمان کرے گا کہ وہ نبی ہے... اب بتلایا جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ: ''میں ہی آخری نبی ہوں'' اور آپ کے بعد اگر کوئی نبوت کا دعویٰ کرے گا تو وہ آپ کے ارشاد مبارکہ کی روشنی میں کذاب اور دجال، دھوکا باز کہلائے گا۔ اب قادیانی حضرات کی سادہ لوحی کہیے یا عیاری اور مکاری کہ وہ کس صفائی سے جھوٹ اور خیانت سے کام لیتے ہوئے آیت خاتم النبیین سے مرزا قادیانی کی نبوت ثابت کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

حالانکہ انصاف اور عقل کا تقاضا تو یہ تھا کہ وہ اس آیت کی تشریح اور تعبیر ۱۴ سو سالوں سے جو تمام مسلمان کرتے اور سمجھتے آرہے ہیں اسی کے مطابق کرتے اور سمجھتے۔ مگر قادیانیوں نے علیحدہ راہ اختیار کی اور گمراہ ہوئے اور پھر یہ بھی سوچنے کی بات ہے کہ نبوت عطا فرمانا اور کسی کو نبی بنانے جیسا عظیم کام کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دستِ قدرت میں ہوسکتا ہے؟ جبکہ قرآن کریم تو واضح اعلان فرماتا ہے کہ: ''انک لا تھدی من احببت ولکن اللّٰہ یھدی من یشاء۔'' (القصص:۵۶) ...بے شک آپ کسی کو ہدایت نہیں دے سکتے جسے آپ چاہیں... لیکن اللہ ہی ہے جسے چاہیں ہدایت عطا فرماسکتے ہیں، یعنی آپ کی شدید چاہت اور بے شمار جدوجہد کے باوجود بھی کسی کا مسلمان ہونا یا کسی کو مسلمان کرنا ممکن نہیں، جب تک اللہ تعالیٰ نہ چاہیں اور ہدایت کا فیصلہ نہ فرمادیں۔ تو پھر یہ کیسے ممکن ہوگا کہ آپ اپنی مرضی سے کسی کو نبوت عطا فرمانے لگیں؟ جبکہ خود اللہ تبارک وتعالیٰ کا قرآن کریم میں واضح ارشاد موجود ہے: ''اللّٰہ اعلم حیث یجعل رسالتہ'' (الانعام:۱۲۴)... اللہ ہی زیادہ جانتے ہیں کہ رسالت (نبوت) کسے عطا فرمانی ہے... یعنی یہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے کہ وہ جسے چاہیں نبوت سے سرفراز فرمائیں۔ یہ منصب اور اختیار اللہ تعالیٰ نے کسی کو عطا نہیں فرمایا، نہ آج تک کبھی ایسا ہوا ہے اور نہ آئندہ کبھی ایسا ہوگا کیونکہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ یہی معاملہ رہا ہے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی اللہ تعالیٰ سے درخواست کی تھی کہ اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کو نبوت عطا فرمائیں۔ حضرت ابراہیم اور حضرت یعقوب علیہما السلام نے بھی اپنی اولاد میں نبوت جاری رہنے کی دعا فرمائی، جو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی۔ خلاصہ یہ کہ منصب نبوت اللہ تعالیٰ اپنی مرضی اور منشا سے عطا فرماتے ہیں اور یہ اختیار اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس ہی رکھا ہے، کسی کو بھی عطا نہیں فرمایا۔ اور اہل سنت والجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ انسان اپنے نیک عمل اور دین وسنت پر عمل کرکے اللہ کا بڑے سے بڑا ولی بن سکتا ہے لیکن نبی نہیں بن سکتا۔ کیونکہ نبوت کسبی چیز نہیں ہے۔ نبوت تو درکنار انسان اپنے عمل اور کوشش کے ذریعہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی ادنیٰ درجہ کے صحابی کے مرتبہ اور درجے کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔ کیونکہ صحابیت کا درجہ ولایت سے ارفع ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
عالمی مجلس

جلد:۳۴ | ۲۲تا۲۸ذوالحجہ ۱۴۳۶ھ مطابق ۲۳ستمبر تا ۷ اکتوبر ۲۰۱۵ء | شمارہ:۳۶/۳۷

مجلس ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا قاضی احسان احمد

سرپرست
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ
حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیزالرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین وآرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

اس شمارے میں!

یوم عرفہ کا پیغام	۳	اداریہ
خطبۂ حجۃ الوداع... انسانی حقوق کا پہلا منشور	۶	مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی
قربانی کا معنی ومفہوم اور مختصر تاریخ (۲)	۹	مولانا مفتی رفیق احمد بالاکوٹی
عید قرباں اور ایمان واحتساب	۱۲	مولانا شمس الحق ندوی
امیر المؤمنین سیدنا حضرت عثمان غنیؓ... فضائل ومناقب	۱۴	محمد شاہد تھانوی
یورپ میں اسلام فوبیا کیوں بڑھ رہا ہے؟	۱۷	عابد محمود عزام
قادیانیوں کو مسلمانوں کی صف میں شامل کرنے کی مہم	۱۹	مولانا زاہد الراشدی
تحفظ ختم نبوت غلطی یا اعزاز؟.....	۲۱	پروفیسر خباب احمد خان
خبروں پر ایک نظر	۲۳	ادارہ
تحریک ختم نبوت... آغاز سے کامیابی تک (۴۳)	۲۶	مسعود ساحر

اعلان

عیدالاضحیٰ کی تعطیلات کی بنا پر شمارہ ۳۶ اور ۳۷ کو یکجا شائع کیا جارہا ہے۔
قارئین اور ایجنسی ہولڈرز حضرات نوٹ فرمالیں۔ ادارہ

زرتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر
فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیزالرحمن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

یومِ عرفہ کا پیغام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

جس طرح اسلام کے پانچویں رکن اور اہم ترین عبادت حج کے اعتبار سے ۹ ذوالحجہ کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے اور دنیا بھر میں پھیلے ہوئے مسلمان اس دن سے عقیدت ومحبت رکھتے ہیں کہ خود اللہ تعالیٰ نے ان دنوں کی سورۂ فجر میں قسم کھائی ہے اور سورۂ بقرہ میں فرمایا ہے کہ حج کے مشہور اور معروف مہینے ہیں اسی اعتبار سے یوم عرفہ کی اہمیت ہے کہ اس دن اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر تکمیل دین کی آیت اتار کر عقیدۂ ختم نبوت کی مہر کو مضبوط اور موثق کردیا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

”اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا“ (المائدہ:۳)

”آج کے دن ہم نے دین اسلام کو مکمل کردیا اور اپنی نعمت پوری کردی اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا۔“

گویا جو سلسلہ نبوت حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے شروع فرمایا تھا اس کی تکمیل نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم پر فرما کر اب سلسلہ نبوت و رسالت کا دروازہ بند کردیا گیا۔ اب نہ کسی نئے نبی کی ضرورت رہے گی اور نہ ہی کسی اور شریعت کی۔ کیونکہ کسی چیز کی تکمیل کا معنی یہ ہے کہ اب یہی چیز قیامت تک کارآمد رہے گی۔ گویا اب قیامت تک نہ کسی کتاب کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی شریعت کی اور نہ ہی کسی دین کی۔ نبوت ورسالت کے انقطاع کی تصریح تو اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی اس آیت میں فرمادی تھی:

”مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ۔“ (سورۂ احزاب:۴۰)

”محمد صلی اللہ علیہ وسلم باپ نہیں کسی کا تمہارے مردوں میں سے، لیکن رسول ہے اللہ کا اور مہر سب نبیوں پر۔“ (ترجمہ حضرت شیخ الہندؒ)

تکمیل دین کی اس آیت پر اب اس بات کی بھی واضح طور پر نشاندہی کردی گئی کہ جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبوت ورسالت کی ضرورت باقی نہیں رہی بلکہ اب قیامت تک آپ کی نبوت ورسالت ہی رہنمائی اور رشد وہدایت کا ذریعہ ہوگی‘ اسی طرح دین اسلام بھی قیامت تک کے لئے پسندیدہ اور نجات دلانے والا دین ہوگا۔ اس لئے دوسری جگہ ارشاد فرمایا گیا:

”وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ۔“ (سورۂ آل عمران:۸۵)

”جو کوئی اسلام کے علاوہ کسی اور دین کو پسند کرے گا وہ قابل قبول نہیں ہوگا۔“

دین اسلام کی اسی تکمیل اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کو نعمت اور پسندیدہ قرار دینے کی اہمیت صرف صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ہی نہیں تھی بلکہ دور نبوت کے اہل علم یہودی بھی اس کی عظمت اور اہمیت سے واقف تھے۔ اس بنا پر ایک یہودی نے خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اگر ہمارے دین کے بارے میں یہ آیت نازل ہوتی تو ہم اس دن کو ”عید“ کا دن قرار دیتے اور قیامت تک اس دن کی خوشیاں مناتے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے نزول کے لئے مسلمانوں کا مبارک ترین دن مقرر کیا ہے اور ہم اس

دن اپنی سب سے اہم عبادت حج کا اہم رکن ادا کرکے اس کی یاد تازہ کرتے ہیں۔ یہ آیت یوم عرفہ ۹/ذوالحجہ کو نازل ہوئی اور یوم عرفہ مسلمانوں کے لئے عظمت' نجات اور مغفرت کا دن ہے اور شیطان کے لئے ذلت ورسوائی اور خواری کا دن ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ اقدس پر یوم عرفہ کے دن اچانک مسکراہٹ نمودار ہوئی تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی دریافت پر فرمایا کہ: "میں شیطان کو اپنے چہرہ پر مٹی ملتے اور سر میں خاک ڈالتے دیکھ رہا ہوں اور وہ واویلا کر رہا ہے کہ ہائے میری برسوں کی محنت چند گھنٹوں میں ضائع ہوگئی اور عرفہ میں پہنچنے والے افراد کی آسانی سے مغفرت ہوگئی۔ اس بنا پر یہ کہنا کہ ہر سال یوم عرفہ مسلمانوں کو عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت کا احساس دلاتا ہے اور متوجہ کرتا ہے کہ تکمیل دین اور پسندیدہ دین کی حامل امت مسلمہ اس دین کی پسندیدگی اور نعمت اور تکمیل دین اور اس حج کے اعزاز میں گناہوں کی مغفرت اور حاجی کا نوزائیدہ بچے کی طرح گناہوں سے پاک صاف ہوکر آنا اور روضہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پیش کرکے شفاعت کا مستحق بننا۔ حرم بیت اللہ کی ایک ایک نیکی کا ایک ایک لاکھ کے برابر اجر حاصل کرنا۔ مدینہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم (یعنی مسجد نبوی) میں نماز کا ثواب پچاس ہزار گنا حاصل کرنا۔ مزدلفہ کی شب: شب قدر سے افضل ہونا اور گھر پہنچنے تک دعاؤں کا قبول ہونا' یہ سب مرہون منت ہے عقیدۂ ختم نبوت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وابستگی کے اور اس اجر وثواب کے دشمن چاہے عیسائی اور یہودی کی شکل میں ہوں یا کوئی بھی لبادہ اوڑھ کر کسی اور شکل میں، وہ امت کو اس اعزاز سے محروم کرنے کے لئے مختلف ڈھونگ رچاتے رہتے ہیں۔ مسیلمہ کذاب اٹھا تو اس نے شراکت نبوت کا شوشہ چھوڑ کر امت کا رشتہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے توڑنے کی کوشش کی۔ خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو جہنم رسید کرکے امت کو اس فتنہ سے محفوظ کیا۔ ہر دور میں دجال وکذاب اسلام اور بزرگی کا لبادہ اوڑھ کر امت کو گمراہ کرنے کے درپے ہوئے مگر امت کے علماً' صلحاً' ومشائخ اور اہل دین نے ان کے منصوبوں کو ناکام بنایا۔ انگریز کے خود کاشتہ پودے مرزا غلام احمد قادیانی نے ظلی' بروزی اور مسیح موعود کا لبادہ اوڑھا یہاں تک کہ نبوت کا دعویٰ کیا اور انگریز حکومت کو ظل خداوندی اور اللہ کا نور قرار دے کر ایک طرف جہاد کو منسوخ کیا اور دوسری طرف حج کی منسوخی کا اعلان کرکے قادیان کی زیارت کو حج قرار دیا تو علماً کرام مشترکہ طور پر میدان عمل میں اترے اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے ساتھ تکمیل دین اور پسندیدہ دین اور نعمت دین کو ختم کرنے کی اس سازش کو ناکام بنایا۔

الحمدللہ! آج امت کے ایک ارب بیس کروڑ مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ رہ کر عقیدۂ ختم نبوت کی عظمت کا عملی اظہار کر رہے ہیں اور ہر سال لاکھوں مسلمان "لبیک اللھم لبیک" کی صدائیں بلند کرتے ہوئے میدان عرفات میں تکمیل دین اور انعامات دین کا مشاہدہ کرتے ہوئے پوری دنیا کے سامنے واضح ثبوت پیش کر رہے ہیں کہ ہر سال یوم عرفہ جھوٹے مدعیان نبوت کے چہرہ پر کالک پھیرتا ہوا اعلان کرے گا کہ نجات کا راستہ صرف اور صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستگی میں ہے اور ہر جھوٹا مدعی نبوت' مدعی مہدی' مدعی مسیح موعود چاہے وہ مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں ہو یا یوسف کذاب ملعون' گوہر شاہی اور اس کی ذریت یا مرزا بشیر الدین محمود' مرزا ناصر' مرزا مسرور کی شکل میں ہو وہ کذاب اور دجال کی فہرست میں تو ہو سکتا ہے کسی مصلح امت کی حیثیت سے نہیں۔ یہ ختم نبوت کا پیغام ہے اور یہی یوم عرفہ کا پیغام ہے اور اس عقیدہ کے ساتھ حج کی برکات اور اعزاز وانعامات سے فیض یاب ہو سکتا ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت نہ ہو تو نہ نمازیں مقبول ہیں' نہ حج اور روزے اور نہ لمبی لمبی نوافل اور تہجد۔ گھر سے بیت اللہ کے لئے عازم سفر ہونا' بیت اللہ کا طواف' میدان عرفات کی آہ وزاری' مزدلفہ کی شب بیداری' شیطان پر کنکریاں برسانا اور طواف زیارت کے ذریعہ حج کی فضیلتوں کا حاصل کرنا یہ سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا صدقہ ہے اور اسی صدقہ اور وسیلہ سے محروم کرنے کے لئے مسیلمہ کذاب سے لے کر مرزا غلام احمد قادیانی تک مصروف عمل رہے ہیں لیکن امت مسلمہ نے ہمیشہ ان کوششوں کو ناکام بنایا ہے اور آئندہ بھی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ہر رکن اور ہر مسلمان عقیدۂ ختم نبوت کے باغیوں کی غیر اسلامی سرگرمیوں سے امت کو بچانے کے لئے بھرپور کردار ادا کرتا رہے گا۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

خطبہ حجۃ الوداع

انسانی حقوق کا پہلا منشور

مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی

ہدایات ووصیتیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ہدایات اس حجۃ الوداع کے دوران اپنے خطبوں میں دیں، ان میں ایک بڑی ہدایت اور وصیت یہ کی کہ انسانی برادری میں مساوات رہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانی برادری میں ایک کو دوسرے کے مساوی قرار دینے کا اعلان فرمایا اور یہ فرمایا کہ کسی ایک کی برتری دوسرے کے مقابلے میں اس قدر ہوگی جتنا کہ وہ اپنے پروردگار یعنی اللہ تعالیٰ کے حکموں کا زیادہ پاس ولحاظ رکھنے والا ہو، اس کے احکامات میں احتیاط سے زندگی بسر کرنے والا ہو، ارشاد فرمایا:

"اے لوگو! تم جانتے ہو کہ یہ کون سا مہینہ اور کون سا دن ہے؟ اور تم کس شہر میں ہو؟ لوگوں نے جواب دیا: یہ دن بڑا باحرمت اور یہ مہینہ بڑا قابل احترام ہے، اور یہ شہر بڑے احترام والا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کسی ایک کی جان اور مال اور عزت دوسرے کے لئے اسی طرح قیامت تک قابل حرمت واحترام والی ہیں، جس طرح آج کا یہ دن، یہ مہینہ اور یہ شہر، پھر فرمایا: سنو! مجھ سے دو باتیں سنو! جن سے تم صحیح زندگی گزار سکو گے، خبردار ظلم نہ کرنا، خبردار ظلم نہ کرنا، خبردار ظلم نہ کرنا، کسی مسلمان شخص کے مال میں سے کچھ لینا جائز نہیں، ہاں اگر وہ راضی ہو (تو کوئی حرج نہیں) ہر ایک کی جان، ہر ایک کا مال، جو جاہلیت کے عہد میں جائز سمجھا جا رہا تھا، اب قیامت تک اس کا جائز سمجھا جانا ختم کیا جا رہا ہے، سب سے پہلے خون جو ختم کیا جاتا ہے وہ یہ ربیعہ بن الحارث بن عبدالمطلب کا خون تھا، اس نے بنی لیث میں پرورش پائی تھی اور ہذیل نے اس کو قتل کر دیا تھا، جاہلیت کے تمام سود بھی باطل کر دیئے گئے، یہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے اور سب سے پہلا سود جو ختم کیا جاتا ہے وہ عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے، ہاں! سودی معاملات میں تمہارا جو راس المال ہو وہ محفوظ ہے، اس سلسلہ میں نہ تم کسی پر ظلم کرو، نہ تمہارے اوپر ظلم کیا جائے اور دیکھو! میرے بعد میرے حکموں کے خلاف نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو، اور دیکھو اب شیطان بھی مایوس ہو چکا ہے کہ نماز پڑھنے والے اس کی پرستش کرنے لگیں، لیکن وہ تمہارے درمیان رخنہ اندازی کرتا رہے گا اور دیکھو! عورتوں کے معاملہ میں خدا سے ڈرو، کیونکہ وہ تمہارے زیر اثر ہیں، وہ اپنے معاملے میں اختیار نہیں رکھتیں، لہٰذا ان کا تم پر حق ہے اور تمہارا ان پر یہ حق ہے کہ وہ تمہارے علاوہ تمہارے بستر پر کسی کو نہ آنے دیں اور نہ ایسے شخص کو تمہارے گھر آنے دیں جسے تم ناپسند کرتے ہو اور اگر تم ان کی نافرمانی (غلط رویہ) سے خطرہ محسوس کرو تو انہیں نصیحت کرو اور ان کی خواب گاہوں کو الگ کر دو اور ہلکے طریقہ سے مارو اور دیکھو! انہیں کھانے، کپڑے کا حق پوری طرح حاصل ہے، تم نے انہیں کدا کی امانت کے طور پر اپنی رفاقت میں لیا ہے اور ان سے جنسی تعلق کو اللہ کے نام سے اپنے لئے جائز کیا ہے اور دیکھو! کسی کے پاس کسی کی امانت ہو تو وہ صاحب امانت کو واپس کرے اور دیکھو! میں اپنے بعد تمہارے لئے ایک ایسی چیز چھوڑے جاتا ہوں کہ اگر تم نے اس کو مضبوط پکڑے رکھا تو تم گمراہ نہ ہو گے، وہ کیا چیز ہے؟ وہ ہے کتاب اللہ! یعنی قرآنی دستور العمل اور دیکھو! تم سے خدا کے ہاں میری نسبت پوچھا جائے گا، بتاؤ تم کیا جواب دو گے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: ہم کہیں گے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کا پیغام پہنچا دیا، اپنا فرض ادا کر دیا، اس جواب پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت کی انگلی آسمان کی طرف اٹھائی اور تین مرتبہ فرمایا: اے خدا تو گواہ رہنا، اتنا فرمانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے اور فرمایا کہ کیا: میں نے پیغام پہنا دیا، کیا میں نے پیغام پہنچا دیا؟ پھر فرمایا: جو حاضر ہیں وہ غیر حاضر لوگوں تک یہ بات پہنچائیں کیونکہ بہت سے غیر حاضر سننے والوں سے زیادہ خوش بخت ہوتے ہیں۔"

(رواہ الامام احمد عن ابی حرۃ الرقاشی عن عمہ)

یہ وہ اعلان تھا جو انسانی تاریخ میں سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کیا گیا اور جو اسلام کے اصولوں میں سے ایک اہم اصول قرار پایا، چنانچہ اسی بناء پر آپس کے اجتماع کے موقع پر چاہے عبادت کا ہو یا عام زندگی کا، کالا، گورا اور غلام، آقا، حاکم، محکوم ایک ساتھ کاندھے سے کاندھا ملا کر کھڑے ہوتے ہیں۔

مساوات واحترام انسانی کا یہ پہلا اعلان تھا، اس سے ملتا جلتا اعلان بھی اس کے ۱۲ سو سال بعد دنیا کی موجودہ متحدہ کونسل یعنی متحدہ اقوام نے اختیار کیا، اسلامی اعلان سے قبل رنگ ونسل کی بنیاد پر جو ظلم غیر مسلمان قوموں میں جاری تھا، اس کو روکنے کی یہ کوشش کی گئی، جس پر اسلامی سوسائٹی چودہ سو سال سے خاصی حد تک عمل کر رہی ہے۔

دوسرا اہم ترین اعلان آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کو ناجائز قرار دینے کا فرمایا کہ جس کو دولت مند شخصیات نے بلا محنت حاصل ہونے والی منفعت کا ذریعہ بنا رکھا تھا اور اس کے ذریعہ غریبوں کی غریبی کی مجبوری سے فائدہ اٹھانے کی خاطر دنیا میں بڑے ظلم و زیادتی کا ذریعہ بنا رکھا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا سلسلہ ختم فرمایا اور اس کی پہل اپنے محبت کرنے والا چچا حضرت عباسؓ کے سودی منافع کو یک لخت بند کرنے سے کی۔

تیسرا اعلان یہ کیا کہ انسانوں کے رنگ ونسل کے فرق کی بناء پر جو ظلم اور تفریق چل رہی تھی اس کو ختم کیا اور اس سلسلہ میں خود اپنے خاندان قریش کو عربوں میں قبائلی سطح پر جو برتری حاصل تھی، اس کی بھی پرواہ نہیں کی اور مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ آپس میں بھائیوں کی طرح زندگی گزاریں اور آپس میں ہمدردی اور تعاون کا ربط رکھیں، کوئی کسی کی جان کو پامال اور بے آبرو نہ کرے، اس کو اسی طرح ممنوع فرمایا جس طرح حج کے موقع پر متعدد چیزیں ممنوع کی گئیں کہ اس کی حیثیت بھی عبادت جیسی ہے کہ جس میں کوتاہی کرنے سے خدا کی طرف سے سزا ملتی ہے، اس طریقہ سے اسلام کے دائمی دستور حقوق میں بھی ایک دوسرے کے حق کو تسلیم کرنے اور ادا کرنے کا ذمہ دار بتایا اور اس کے لئے کعبہ کے ارد گرد جمع ہو کر رنگ ونسل وزبان کے فرق کو نظر انداز کرتے ہوئے آپسی مساوات و وحدت کا اظہار کرکے جد اعلیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رب کے حکم سے لگائی تھی: "و اذن فی الناس بالحج یاتوک رجالا" اور یہ اعلان فرمایا کہ عجم ہو یا عرب، سفید فام ہو یا سرخ فام یا سیاہ فام، سب برابر ہیں، اگر کسی کو برتری حاصل ہے تو اس کی نیک صفات کی بناء پر ہی ہوگی۔

منیٰ وعرفات میں پوری انسانیت کے نام پیغام:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پروردگار عالم اور اللہ رب العالمین کی طرف سے پوری انسانیت کو صلاح وفلاح کے راستے پر لانے کے لئے نبی بنائے گئے، جن وانسا کا جو بھی فرد جس جگہ اور جہاں کہیں تا قیامت ہوگا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی رہنمائی کا محتاج ہے، اس کے لئے کامیابی اور سرخروئی کا راستہ وسامان اسی میں ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر زندگی بسر کرے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے تین ماہ پہلے عرفات کے میدان میں اور منیٰ کے قیام میں پوری انسانیت کو جینے کا طریقہ سکھلایا، ایسا طریقہ جس میں کوئی انسان دوسرے انسان کے لئے کانٹا بنے، خون خرابے سے دور رہا جائے، بالادستی اسلامی تعلیمات کی رہے، عرفات کے خطبہ کے متعلق مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ لکھتے ہیں:

"اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلامی بنیادوں کو واضح کیا اور شرک و جہالت کی بنیادیں منہدم کردیں، اس میں ان تمام حرام چیزوں کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحریم فرمائی، جن کے حرام ہونے پر تمام مذاہب واقوام متفق ہیں اور وہ ہیں ناحق خون کرنا، مال غصب کرنا اور آبرو ریزی کرنا، جاہلیت کی تمام باتوں اور مروجہ کاموں کو اپنے قدموں کے نیچے پامال کردیا، جاہلیت کا سود کل کا کل آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ختم فرمادیا اور اس کو بالکل باطل قرار دیا، عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کی تلقین کی اور ان کے جو حقوق ہیں، نیز ان کے ذمہ جو حقوق ہیں ان کی توضیح کی اور یہ بتایا کہ دستور کے مطابق خوراک اور لباس، نان نفقہ کا حق ہے، امت کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب اللہ کے ساتھ مضبوطی سے وابستہ رہنے کی وصیت کی اور ارشاد فرمایا کہ جب تک وہ اس کے ساتھ اپنے کو اچھی طرح وابستہ رکھیں گے، گمراہ نہ ہوں گے۔

منیٰ کے خطبہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم النحر کی حرمت سے آگاہ کیا اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس دن کی جو فضیلت ہے اس کو بیان کیا، دوسرے تمام شہروں پر مکہ کی افضلیت وبرتری کا ذکر کیا اور جو کتاب اللہ کی روشنی میں ان کی قیادت کرے، اس کی اطاعت وفرمانبرداری ان پر واجب قرار دی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی تلقین فرمائی کہ دیکھو! میرے بعد کافروں کی طرح نہ ہوجانا جو ایک دوسرے کی گردن مارتے رہتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی حکم دیا کہ سب باتیں دوسروں تک پہنچادی جائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا: اپنے رب کی عبادت کرو، پانچ وقت کی نماز پڑھو، ایک مہینہ (رمضان) کا روزہ رکھو اور اپنے اُولی الامر کی اطاعت کرو، اپنے رب کی جنت میں داخل ہوجاؤ گے، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

لوگوں کے سامنے الوداعیہ کلمات بھی کہے اور اسی وجہ سے اس حج کا نام ''حجۃ الوداع'' پڑا۔''

(نبی رحمت: ۵۲۷، ۵۲۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان انسانیت نواز باتوں کے ساتھ ساتھ یہ بھی سکھایا کہ سب انسان خدائے واحد کے بندے ہیں اور خدا ان سب کا رب اور پالنہار ہے، اس کو راضی کر کے ہی زندگی کا چین و سکون ملتا ہی، اس لئے اس کے بندوں کے لئے ضروری ہے کہ اپنی ضرورت اور تکلیف میں اسی کو پکاریں اور صرف اسی سے التجا کریں اور خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر موقع پر دعا کرنے کا طریقہ بھی سکھایا۔

مولانا سید سلیمان ندوی کعبہ کی مرکزیت اور وہاں عمل میں آنے والی عالمی انسانی وحدت اور اس کے لامحدود و پیغام امن و سلامتی پر روشنی ڈالتے ہوئے رقم طراز ہیں:

''خانہ کعبہ اس دنیا میں عرش الٰہی کا سایہ اور اس کی رحمتوں اور برکتوں کا نقطۂ قدم ہے، یہ وہ آئینہ ہے، جس میں اس کی رحمت و غفاری کی صفتیں اپنا عکس ڈال کر تمام کرۂ ارض کو اپنی شعاعوں سے منور کرتی ہیں، یہ وہ منبع ہے جہاں سے حق پرستی کا چشمہ ابلا، اور اسی نے تمام دنیا کو سیراب کیا، یہ روحانی علم و معرفت کا وہ مطلع ہے جس کی کرنوں نے زمین کے ذرہ ذرہ کو درخشاں کیا اور یہ وہ جغرافی شیرازہ ہے جس میں ملت کے وہ تمام افراد بندھے ہوئے ہیں جو مختلف ملکوں اور اقلیموں میں بستے ہیں، مختلف زبانیں بولتے ہیں، مختلف لباس پہنتے ہیں، مختلف تمدنوں میں زندگی بسر کرتے ہیں، مگر وہ سب کے سب باوجود ان فطری اختلافات اور طبعی امتیازات کے ایک ہی خانہ کعبہ کے گرد چکر لگاتے ہیں اور ایک ہی قبلہ کو اپنا مرکز سمجھتے ہیں اور ایک ہی مقام کو ام القریٰ مان کر وطنیت، قومیت، تمدن و معاشرت، رنگ و روپ اور دوسرے تمام امتیازات کو مٹا کر ایک ہی وطن، ایک ہی قومیت (آل ابراہیم) ایک ہی تمدن و معاشرت (ملت ابراہیمی) اور ایک ہی زبان (عربی) میں متحد ہو جاتے ہیں اور یہ وہ برادری ہے جس میں دنیا کی تمام قومیں اور مختلف ملکوں کے بسنے والے جو وطنیت اور قومیت کے لفظوں میں گرفتار ہیں، ایک لحہ اور ایک آن میں داخل ہوتے ہیں، جس سے انسانوں کی بنائی ہوئی تمام زنجیریں اور قیدیں اور بیڑیاں کٹ جاتی ہیں اور تھوڑے دن کے لئے عرصۂ حج میں تمام قومیں ایک ملک میں، ایک لباس احرام میں، ایک موضع میں دوش بدوش ایک قوم بلکہ ایک خانوادہ کی برادری بن کر کھڑی ہوتی ہیں اور ایک ہی بولی میں خدا سے باتیں کرتی ہیں، یہی وحدت کا وہ رنگ ہے جو ان تمام مادی امتیازات کو مٹا دیتا ہے جو انسانوں میں جنگ و جدال اور فتنہ و فساد کے اسباب ہیں، اس لئے یہ حرم ربانی نہ صرف اسی معنی میں امن کا گھر ہے کہ یہاں ہر قسم کی خونریزی اور ظلم و ستم ناروا ہے بلکہ اس لحاظ سے بھی امن کا گھر ہے کہ تمام دنیا کی قوموں کی ایک برادری قائم کر کے ان کے تمام ظاہری امتیازات کو جو دنیا کی بدامنی کا سبب ہیں، مٹا دیتا ہے۔ لوگ آج یہ خواب دیکھتے ہیں کہ قومیت و وطنیت کی تنگنائیوں سے نکل کر وہ انسانی برادری کے وسعت آباد میں داخل ہوں، مگر ملت ابراہیمی کی ابتدائی دعوت اور ملت محمدی کی تجدیدی پکار نے سینکڑوں، ہزاروں برس پہلے اس خواب کو دیکھا اور دنیا کے سامنے اس کی تعبیر و پیش کی، لوگ آج تمام دنیا کے لئے ایک واحد زبان (اسپرنتو) کی ایجاد و کوشش میں مصروف ہیں مگر خانہ کعبہ کی مرکزیت کے فیصلہ نے آل ابراہیم کے لئے مدت دراز سے اس مشکل حل کر دیا ہے۔''

(سیرت النبی: ۵، ص: ۲۸۱، ۲۸۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس حج میں جو دعائیں کیں وہ بہت موثر اور دل کی گہرائیوں سے نکلیں، وہ ایک طرف ادب و بلاغت کا شاہکار ہیں، دوسری طرف ان سے ان کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان تعلق کی کیفیت پوری طرح دوسروں پر عیاں ہوجاتی ہے، وہ باجود اپنے پروردگار کے منتخب و محبوب بندہ اور اس کے عظیم المرتبت پیغامبر ہونے کے اپنے کو کس قدر حقیر اور ناتواں، بے کس و محتاج سمجھتے ہیں اور مشکل کشا و حاجت روا صرف اللہ تعالیٰ کو ہی جان کر اس پر کیسا یقین کامل و غیر متزلزل اعتماد رکھتے ہیں؟

خاص طور پر وقوف عرفہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دعائیں فرمائیں، وہ بڑی اثر انگیز ہیں، وہ جمعہ کا دن تھا، اول وقت نماز جمعہ ادا کی اور اس سے عصر کی نماز بھی ملائی، اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں ظہر و عصر کی نمازیں ملا کر پڑھنا سنت فرمایا، پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کتنی گھنٹے مسلسل مصروف بہ دعا رہے، یہ سلسلہ غروب آفتاب یعنی مغرب تک دعا و مناجات، تضرع و ابتہال اور عاجزی و بے بسی، درماندگی و بے چارگی کے اظہار میں منہمک رہے، ہاتھ اٹھائے اپنے رب، رب العالمین سے اس طرح مانگ رہے تھے جیسے بھکاری مانگتا ہے۔

☆☆..............☆☆

قربانی کا معنی و مفہوم اور مختصر تاریخ

تحریر: مفتی رفیق احمد بالاکوٹی

گزشتہ سے پیوستہ

مرسلہ: مولانا سیّد زین العابدین

قربانی کا فلسفہ

"والثانی: یوم ذبح ابراهیم ولده اسماعیل علیهما السلام، وانعام الله علیهما: بان فداه بذبح عظیم، اذ فیه تذکر حال ائمة الملة الحنیفیة والاعتبار بهم فی بذل المهج، والاموال فی طاعة الله، وقوة الصبر، وفیه تشبه بالحاج، وتنویه بهم، وشوق لما هم فیه ولذلک سن التکبیر."

(حجۃ اللہ البالغہ: ۲/۱۰۰)

ترجمہ:... "اور دُوسرا (عید الاضحی) وہ دن ہے کہ جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ذبح (کا اِرادہ کیا)، اور اللہ کا اُن پر اِنعام ہوا کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بدلے عظیم ذبیحہ (جنتی مینڈھا) عطا فرمایا، اس لئے کہ اس میں ملتِ ابراہیمی کے ائمہ کے حالات کی یاد دہانی ہے، اللہ کی اِطاعت میں اُن کے جان و مال کو خرچ کرنے اور اِنتہائی درجہ صبر کرنے کے واقعہ سے لوگوں کو عبرت دلانا مقصود ہے، نیز اس میں حاجیوں کے ساتھ مشابہت ہے اور ان کی عظمت ہے اور جس کام میں وہ مشغول ہیں اُس میں اُن کو رغبت دلانا ہے، یہی وجہ ہے کہ تکبیرات (تشریق) کو مسنون کیا گیا ہے۔"

قربانی کی حقیقت:

مندرجہ بالا آیات و احادیث کی روشنی میں قربانی کی حقیقت معلوم ہوئی، اس کو مختصر الفاظ میں بیان کرنا چاہیں تو یوں کہا جاسکتا ہے۔

۱:... قربانی سنتِ ابراہیمی کی یادگار ہے۔

۲:... قربانی کی ایک صورت ہے اور ایک رُوح ہے، صورت تو جانور کا ذبح کرنا ہے، اور اس کی حقیقت ایثارِ نفس کا جذبہ پیدا کرنا ہے اور تقرب الی اللہ ہے۔ (سنت حضرت خلیل، قاری طیب قاسمیؒ ص:۹)

اصل میں قربانی کی حقیقت تو یہ تھی کہ عاشق خود اپنی جان کو خدا تعالیٰ کے حضور پیش کرتا مگر خدا تعالیٰ کی رحمت دیکھئے، ان کو یہ گوارا نہ ہوا اس لئے حکم دیا کہ تم جانور کو ذبح کرو ہم یہی سمجھیں گے کہ تم نے خود اپنے آپ کو قربان کردیا۔ اس واقعہ (ذبح اسماعیل علیہ السلام) سے معلوم ہوا کہ ذبح کا اصل مقصد جان کو پیش کرنا ہے، چنانچہ اس سے اِنسان میں جاں سپاری اور جاں نثاری کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور یہی اس کی رُوح ہے تو یہ رُوح صدقہ سے کیسے حاصل ہوگی؟ کیونکہ قربانی کی رُوح تو جان دینا ہے اور صدقہ کی رُوح مال دینا ہے، نیز صدقہ کے لئے کوئی دن مقرر نہیں، مگر اس کے لئے ایک خاص دن مقرر کیا گیا ہے اور اس کا نام بھی یوم النحر اور یوم الاضحی رکھا گیا ہے۔

(ایضاً، ص:۱۶)

قربانی کی اصل حکمت و فلسفہ:

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"والسر فی الهدی التشبه بفعل سیدنا ابراهیم علیه السلام فیما قصد من ذبح ولده فی ذلک المکان طاعة لربه، وتوجهاً الیه، والتذکر لنعمة الله به وبابیهم اسماعیل علیه السلام، وفعل مثل هذا الفعل فی هذا الوقت والزمان ینبه والنفس ای تنبه. وانما وجب علی المتمتع والقارن شکراً لنعمة الله حیث وضع عنهم امر الجاهلیة فی تلک المسئلة." (حجۃ اللہ البالغہ، ابواب الحج، ۲/۶۸)

ترجمہ:... "(حج کے موقع پر) ہدی میں حکمت یہ ہے کہ اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ مشابہت ہے، اُنہوں نے اپنے رَبّ کے حکم کی بجاآوری اور اس کی طرف توجہ کی نیت سے اس جگہ اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنا چاہا تھا) اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام پر جو اِنعامات کیے ہیں، اُن کی یاددہانی ہوتی ہے، اور حج تمتع و قران کرنے والے پر یہ ہدی واجب ہے، تاکہ اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا شکر ادا ہو کہ اس نے معاملے میں جاہلیت کے وَبال کو دُور کردیا۔"

قربانی کا حکم:

قربانی کی دو قسمیں ہیں: ایک واجب، دوسری مستحب۔

اگر کوئی آدمی، عاقل، بالغ، آزاد، مقیم، مسلمان

اور مال دار ہو تو اس پر قربانی کرنا واجب ہے، اور قربانی نہ کرنے کی وجہ سے وہ گنہگار ہوگا۔

اگر کوئی مسلمان سفر میں ہو یا فقیر و غریب ہو یا محتاج ہو اور قربانی کرے تو یہ مستحب ہے۔ جس طرح زکوٰۃ صاحب نصاب مسلمان پر الگ الگ لازم ہوتی ہے، اسی طرح قربانی بھی ہر صاحب نصاب پر الگ الگ لازم ہوگی، چنانچہ ایک قربانی ایک گھرانے کی طرف سے کافی ہونے کا خیال دُرست نہیں ہے اور ہر مال دار مقیم مسلمان شخص پر قربانی اس کے اپنے نفس اور ذات پر واجب ہوتی ہے، اس لئے پورے گھر، خاندان یا کنبے کی طرف سے ایک آدمی کی قربانی کافی نہیں ہوگی، بلکہ ہر صاحب نصاب پر الگ الگ قربانی لازم ہوگی، ورنہ سب لوگ گنہگار ہوں گے، ہاں مُردوں کے ایصالِ ثواب کے لئے ایک قربانی کئی افراد کے ثواب کی نیت سے کرسکتے ہیں۔

مُردوں کے ایصالِ ثواب کے لئے یا زندہ لوگوں کو ثواب پہنچانے کے لئے قربانی کرنا جائز ہے، اگر کسی آدمی نے قربانی کی نذر مانی یا فقیر نے قربانی کی نیت سے جانور خریدا تو اُن پر قربانی واجب ہے۔

وجوبِ قربانی کی شرائط:

کسی شخص پر قربانی اُس وقت واجب ہوتی ہے جب اس میں چھ شرائط پائی جائیں: اگر ان میں سے کوئی ایک شرط بھی نہ پائی جائے تو قربانی کا وجوب ساقط ہوجائے گا اور قربانی واجب نہ رہے گی۔

۱:... عاقل ہونا، کسی پاگل، مجنون وغیرہ پر قربانی واجب نہیں۔

۲:... بالغ ہونا، نابالغ پر قربانی نہیں خواہ مال دار ہی ہو، اگر کوئی ایامِ قربانی میں بالغ ہوا اور مال دار ہے تو اس پر قربانی واجب ہے۔

۳:... آزاد ہونا، غلام پر قربانی نہیں۔

۴:... مقیم ہونا، مسافر پر قربانی واجب نہیں۔ ہاں! اگر مسافر مال دار ہے اور قربانی کرتا ہے تو اس کو قربانی کرنے کا ثواب ضرور ملے گا۔

۵:... مسلمان ہونا، غیرمسلم (خواہ کسی مذہب کا ہو) پر قربانی واجب نہیں۔ ہاں اگر کوئی غیرمسلم ایامِ قربانی میں مسلمان ہوگیا اور وہ صاحبِ نصاب ہو تو اُس پر بھی قربانی واجب ہے۔

۶:... صاحبِ نصاب ہونا، (صاحبِ نصاب کی تفصیل آگے آرہی ہے، اِن شاء اللہ) لہٰذا فقیر پر قربانی واجب نہیں، لیکن اگر فقیر اپنی خوشی سے قربانی کرے تو اسے ثواب ملے گا۔ اگر کسی آدمی کے پاس نصاب کی مقدار رقم موجود ہو مگر اُس پر اتنا قرض ہو جو اگر وہ ادا کرے تو اس کو صاحبِ نصاب ہونے سے نکال دے، ایسے شخص پر قربانی واجب نہیں، خلاصہ یہ ہے کہ ہر عاقل، بالغ، آزاد، مقیم، مسلمان اور صاحب

کراچی میں چرمِ قربانی جمع کرانے کے لئے رابطہ نمبر:

پرانی نمائش	جامع مسجد باب الرحمت	0321-2277304, 0333-3060501	نارتھ کراچی	0333-3606177, 0333-3534697
ریاض مسجد	دہلی مرکنٹائل سوسائٹی	0333-2403694, 0300-8240567	عائشہ مسجد، بلدیہ ٹاؤن	0332-2454681
روئیل کھنڈ سوسائٹی		0333-2219856, 0334-3313909	میٹروول	0333-2493677
عالمگیر مسجد	عالمگیر سوسائٹی	0321-2627017	اورنگی ٹاؤن	0321-3792292
اکبریہ مسجد	دھوراجی کالونی	0321-2627016	اتحاد ٹاؤن	0333-3580811
مدنی مسجد	بلوچ کالونی	0300-3716592, 0321-2231059	ماڑی پور	0300-9223988
دادا بھائی ٹاؤن		0321-2884756, 0311-9337096	انجم ہوٹل ملیر/شاہ فیصل کالونی	0333-2245852
جامع مسجد عائشہ	منظور کالونی	0333-8164488	قائد آباد، قذافی ٹاؤن	0321-3796371
جامع مسجد عائشہ باوانی	بزرٹا لائن	0300-2215163	مسجد اقصیٰ، شاہ لطیف ٹاؤن	0333-3619246
پاکستان چوک		0300-2276606	توحید مسجد، گلشن حدید	0343-2412943,0333-2300856
چھوٹی مسجد	دہلی کالونی	0300-2974520, 0300-2605807	المصطفیٰ مسجد، اسٹیل ٹاؤن	0333-2578711,0335-3022382
فلاح مسجد	فیڈرل بی ایریا	0300-2700626, 0300-2242764	بھینس کالونی	0300-2040411
جامع مسجد پی آئی بی	پیر الٰہی بخش کالونی	0315-2479080	نعیم مسجد، بھٹائی کالونی کورنگی	0332-3367144

نصاب پر قربانی واجب ہے۔

وجوبِ قربانی کا نصاب:

قربانی ہر اُس عاقل، بالغ، مقیم، مسلمان پر واجب ہوتی ہے جو نصاب کا مالک ہو یا اس کی ملکیت میں ضرورتِ اصلیہ سے زائد اتنا سامان ہو جس کی مالیت نصاب تک پہنچتی ہو اور اس کے برابر ہو، نصاب سے مراد یہ ہے کہ اس کے پاس ساڑھے سات تولہ صرف سونا یا ساڑھے باوَن تولہ چاندی یا اُس کی قیمت کے برابر نقد رَقم ہو یا ضرورتِ اصلیہ سے زائد اتنا سامان ہو جس کی قیمت ساڑھے باوَن تولہ چاندی کے برابر ہو۔

واضح رہے کہ ضرورتِ اصلیہ سے مراد وہ ضرورت ہے جو انسان کی جان یا اس کی عزت وآبرو کی حفاظت کے لئے ضروری ہو، اُس ضرورت کے پورا نہ ہونے کی صورت میں جان جانے یا ہتکِ آبرو کا اندیشہ ہو، مثلاً کھانا، پینا، رہائش کا مکان، پہننے کے کپڑے، اہلِ صنعت وحرفت کے اوزار، سفر کی گاڑی، سواری وغیرہ، نیز اس کے لئے اُصول یہ ہے کہ جس پر صدقہ فطر واجب ہے اُس پر قربانی بھی واجب ہے یعنی نصاب کے مال کا تجارت کے لئے ہونا یا اُس پر سال گزرنا ضروری نہیں۔ چونکہ نصاب کے لئے ضرورتِ اصلیہ سے زائد مال کا اعتبار ہوتا ہے، اس لئے یاد رکھنا چاہئے کہ بڑی بڑی دیگیں، بڑے فرش، شامیانے، ریڈیو، ٹیپ ریکارڈر، عام ریکارڈر، ٹیلی ویژن، وی سی آر یہ ضرورت میں داخل نہیں، اگر ان کی قیمتیں نصاب تک پہنچ جائیں تو بھی ایسے شخص پر قربانی واجب ہوگی۔

اگر کسی کے پاس مالِ تجارت، مثلاً: شیئرز، جیولری کا کام، فریج، گاڑیاں، پنکھے وغیرہ کسی طرح کا مال ہو اور بقدرِ نصاب یا اس سے زیادہ ہو تو اُس پر بھی قربانی واجب ہے۔ اگر کوئی فقیر آدمی قربانی کے ایام میں سے کسی دن بھی صاحبِ نصاب ہوگیا تو اُس پر قربانی واجب ہوجائے گی۔ اگر کوئی صاحبِ نصاب کافر قربانی کے ایام میں مسلمان ہوجائے تو اُس پر قربانی لازم ہوگی۔ اگر عورت صاحبِ نصاب ہو تو اُس پر بھی قربانی واجب ہے، بیوی کی قربانی شوہر پر لازم نہیں، اگر بیوی کی اجازت سے کرلے تو ہوجائے گی۔

بعض لوگ نام بدل کر قربانی کرتے رہتے ہیں، باوجود یہ کہ دونوں میاں بیوی صاحبِ نصاب ہوتے ہیں، مثلاً: ایک سال شوہر کے نام سے، دوسرے سال بیوی کے نام سے، تو اس سے قربانی اَدا نہیں ہوتی، بلکہ ہر صاحبِ نصاب میاں، بیوی پر علیحدہ علیحدہ قربانی ہوتی ہے۔

اگر کسی کے پاس اپنی ضرورت سے زائد مکان ہے خواہ کرائے پر ہی ہو تو اگر اس کی مالیت نصاب کی تکمیل کرے یا اس سے زیادہ ہو تو ایسے شخص پر بھی قربانی واجب ہوگی۔ نیز اگر کوئی شخص اپنے مکان میں نہ رہتا ہو خواہ خود کرایہ کے مکان میں ہی کیوں نہ رہتا ہو اُس پر قربانی واجب ہے، کیونکہ وہ اس کی ضرورت سے زائد ہے، کرایہ پر دی ہوئی ہر چیز اگر اس کی قیمت نصاب کو پہنچ جائے تو اُس پر زکوٰۃ واجب ہے یعنی اس کے مالک پر۔ اگر بیوی کا مہر مؤجل (یعنی اُدھار) ہے جو شوہر نے ابھی تک نہیں دیا اور وہ نصاب کے برابر ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں ہے۔ اور اگر مہر معجّل (یعنی فوری طور پر نقد) ہے اور نصاب کے برابر یا اُس سے زیادہ ہے تو اس پر بھی قربانی واجب ہے۔ اگر مشترک کاروبار کی مالیت تقسیم کے بعد ہر ایک کو بقدرِ نصاب یا اُس سے زائد پہنچتی ہو تو سب پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ اگر کاشت کار، کسان کے پاس ہل چلانے اور دُوسری ضرورت سے زائد اتنے جانور ہوں جو بقدرِ نصاب ہوں تو اُس پر قربانی ہوگی اور اگر وہ جانور نصاب کی مقدار کے برابر نہ ہوں تو واجب نہ ہوگی۔

اگر کسی کے پاس کتب خانہ ہے اور مطالعہ کے لئے کتب رکھی ہیں تو اگر وہ خود تعلیم یافتہ نہیں اور کتابوں کی قیمت نصاب تک پہنچی ہوئی ہے تو اُس پر قربانی واجب ہے اور اگر صورتِ مذکورہ میں وہ تعلیم یافتہ ہے تو قربانی واجب نہیں ہوگی۔ ہر سرکاری وغیر سرکاری ملازم جس کی تنخواہ اخراجات نکالنے کے بعد نصاب کی بقدر یا اس سے زائد بچ جائے تو اس پر قربانی واجب ہے۔☆☆

ملک بھر میں یومِ ختمِ نبوت مذہبی جوش وجذبے سے منایا گیا

۷ ستمبر کو مسلمانانِ برصغیر کی نوے سالہ جدوجہد کے نتیجے میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا

کراچی (پ ر) ملک بھر میں یومِ ختمِ نبوت مذہبی جوش وجذبے سے منایا گیا۔ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی کی جانب سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے تاریخی فیصلے کے حوالے سے ملک بھر میں کانفرنسیں، سیمینارز اور اجتماعات منعقد کئے گئے، جس میں علمائے کرام اور مقررین نے اسلام اور قادیانیت کے درمیان فرق اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی وجوہات پر روشنی ڈالی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی، مولانا خواجہ عزیز احمد، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا محمد علی صدیقی، مولانا توصیف احمد، مولانا عبدالرؤف، مولانا عبدالحی مطمئن، مولانا محمد قاسم و دیگر علمائے کرام نے ۷ ستمبر کے حوالے سے اپنے ایک پیغام میں کہا کہ ۷ ستمبر کو مسلمانانِ برصغیر کی نوے سالہ جدوجہد کے نتیجے میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ قادیانیوں نے اپنے آپ کو مسلمانوں سے اسی وقت الگ کرلیا تھا، جب انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کے کہنے میں آکر اسے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا جنم اور دوسرا روپ مان لیا تھا۔ قادیانی عقائد کی بنیاد اسلام کے بنیادی نظریات سے بغاوت پر رکھی گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر وہ بات جو خلافِ اسلام ہوتی ہے وہ قادیانیوں کا عقیدہ قرار پاتی ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو امام مہدی یا مسیح موعود قرار دے کر قادیانی جماعت دنیا بھر کے انسانوں کو دھوکا دینے کی ناکام کوشش کررہی ہے۔ دریں اثنا اندرون سندھ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سکھر، نواب شاہ، میرپور خاص، شہداد پور، کنری، ٹنڈو آدم سمیت مختلف شہروں میں اجتماعات منعقد ہوئے جن میں مولانا عبدالغفور، مولانا احمد میاں حمادی، مولانا سلیم، مولانا صبغت اللہ جوگی و دیگر علمائے کرام نے خطاب کیا اور عوام الناس کو قادیانیوں کے عقائد سے آگاہ کیا۔

عید قرباں اور ایمان واحتساب

مولانا شمس الحق ندوی

مسلمان ہفتوں اور مہینوں پہلے سے قربانی کا جانور خریدتا، اس کو کھلاتا پلاتا اور اپنے سے مانوس کرتا ہے، اس لئے کہ اس نے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سنا ہے:

''سمنوا اضحایا کم فانھا علی الصراط مطایاکم۔''

ترجمہ: ''تم اپنے قربانی کے جانوروں کو خوب فربہ کرو کہ پل صراط پر وہی تمہاری سواری ہوں گے۔''

مسلمان اپنے پالے ہوئے اس جانور کو جب لٹا دیتا ہے اور اس کی گردن پر چھری رکھتا ہے تو بسا اوقات اس کی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں کہ اس جانور سے اس کو انس ہوگیا تھا، اس کو اپنے ہاتھوں سے کھلایا پلایا تھا، اس کی محبت دل میں گھر کرگئی تھی، لیکن اس کے باوجود چھری چلادیتا ہے اور دل کے تعلق ومحبت کی سوزش کو یہ کہہ کر بجھا دیتا ہے:

''ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین۔''

ترجمہ: ''بے شک میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت، اللہ رب العالمین کے لئے ہے۔''

خلاصہ یہ ہے کہ میں میرا سب کچھ اللہ کے لئے ہے، جب اللہ کے لئے ہے تو پھر اس جانور سے میری محبت اس کی گردن پر چھری پھیرنے سے مانع کیوں ہو؟ جب کہ خدا ہی کے نام پر اس کو ذبح کر رہا ہوں۔

مومن بندہ رنج وقلق کے بجائے شوق وسرمستی کے جذبات میں سرشار ہوکر چھری چلادیتا ہے، اپنی آنکھوں سے خون کا فوارہ نکلتے دیکھتا ہے اور خوش ہوتا ہے کہ آقا کا حکم بجالایا، آقا کا حکم بجالانا اصل قیمت اسی جذبہ کی ہے، اگر یہ جذبہ نہ ہو تو اس قربانی کی کوئی قیمت نہ ہو فرمایا:

''لن ینال اللہ لحومھا ولا دمائھا ولکن ینالہ التقوی منکم۔''

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ کے پاس ان قربانیوں کا گوشت یا خون نہیں پہنچتا، بلکہ تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔''

تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے: یہ لفظ قربانی کرنے والے کو ہوشیار ومتنبہ کرتا ہے کہ دیکھو! کہیں اس میں شہرت وناموری کا جذبہ نہ کام کرنے لگے کہ فلاں نے اتنی قربانیاں کیں یا اتنا قیمتی جانور ذبح کیا، ذبح سے پہلے اس کو گلی کوچوں میں پھرایا کہ شہرت ہو، لوگ واہ واہ کریں، تقویٰ کے ساتھ واہ واہ کا گزر نہیں، بلکہ تقویٰ تو متقاضی ہوتا ہے کہ آہ، آہ کرکے بھی ڈرتا رہے کہ قبول بھی ہوا یا نہیں۔

ہم مسلمانوں میں شہرت وناموری کے لئے زندگی کے مختلف مواقع پر اسراف وفضول خرچی کی ایسی ریت پڑگئی ہے کہ ہم ان مواقع پر بھی اس کے پھندے سے نہیں نکل پاتے، جو خالص عبادت ہیں، چنانچہ اب قربانی کے جانور کے ساتھ بھی ہم میں سے بہت سے لوگ یہ کرنے لگے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ قیمت کا جانور خرید لیتے ہیں، پھر اخباروں میں اس کا ذکر آتا ہے، اس جانور کی نمائش ہوتی ہے، اس کو ہار پھول پہنائے جاتے ہیں، سڑکوں پر پھرایا جاتا ہے، یہ رسم ایسی بڑھتی جارہی ہے کہ اب باقاعدہ مہم کے طور پر لوگوں کو قربانی کی حقیقت بتانے اور سمجھانے کی ضرورت ہے۔

کہاں قربانی کی یہ فضیلت کہ قربانی کے خون کا قطرہ زمین پر گرنے سے قبل خدا کے یہاں مقبول ہوجاتا ہے اور جانور کے جسم پر جتنے بال ہیں اتنی نیکیاں ملتی ہیں اور کہاں یہ نادانی کہ ہم اس عظیم الشان عبادت کو شہرت وناموری کے پیچھے اکارت کردیں، ذرا ہم یہ تو خیال کریں کہ یہ قربانی کس قربانی کی یادگار ہے؟ ایک باپ نے اپنے خلاق کے حکم سے بکرے، دنبے، اونٹ، بیل کی گردن پر نہیں بلکہ اپنے لخت جگر کی گردن پر چھری پھیر دی تھی، یہ کوئی معمولی قربانی نہ تھی، کوئی اپنے نور چشم اور جگر پارہ کو سامنے رکھ کے ایک لمحہ کے لئے یہ تصور کرے کہ اس کو بچے کو ذبح کرتا ہے، دل پر کیا گزرے گی؟ مگر سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے یہ انہونی کردکھائی۔

جب یہ قربانی یادگار ہے اس ذبح عظیم کی تو کیوں اس کو شہرت وناموری کے شوق میں بے کار ورائیگاں بلکہ نیکی برباد، گناہ لازم کا مصداق بنایا جائے۔

ایک بڑی تعداد ایسی بھی ہے جو باوجود استطاعت کے قربانی نہیں کرتی، دنیا کے سارے کام

کر ڈالتی ہے، مگر رسوم ورواج میں بے تحاشہ خرچ کر ڈالتی ہے، مگر قربانی جو ایک فریضہ ہے اس کی ادائیگی سے غفلت برتتی ہے، بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ قربانی تو ہوتی ہے مگر جو بشاشت وانبساط ہونا چاہئے نہیں ہوتا، بلکہ سر سے بار اتارا جاتا ہے، حالانکہ قربانی کے دنوں میں قربانی کے عمل سے بڑھ کر کوئی اور عمل اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔

یہی وہ دن ہوتے ہیں جب حجاج طواف وسعی اور منیٰ ومزدلفہ میں "اللھم لبیک، لبیک" ... میرے مولا! حاضر ہوں، حاضر ہوں... کی صدا بلند کرتے ہیں، اپنے رب سے روتے وگڑگڑاتے ہیں، قربانی پیش کرتے ہیں، ہم وہاں نہیں پہنچ سکتے تو قربانی تو کرسکتے ہیں۔

ہمارا کچھ عجب حال ہوگیا ہے، دوسری قوموں کی دیکھا دیکھی خالص دینی چیزوں اور عبادت کو بھی کھیل تماشا بنالیتے ہیں، ہمیں مظاہرہ اور دکھاوے کا ایسا شوق ہوتا ہے کہ عبادات کی اصل روح کو بھول جاتے ہیں، رمضان المبارک میں ترتیل کے ساتھ اطمینان سے پورے رمضان میں ایک قرآن کا تراویح میں ختم کرنا سنت ہے، اکثر ایسا ہوتا ہے کہ پہلے عشرہ میں قرآن ختم ہوگیا باقی پورے رمضان المبارک کی تراویح "الم ترکیف" سے ہوتی ہے، شبینہ کا ایسا شوق ہوتا ہے کہ اس میں قرآن کریم کا ادب نہیں ملحوظ رہتا ہے، قاری تیزی کے ساتھ ایسی تیزی کہ پورے الفاظ بھی واضح نہیں ہوتے، پڑھتا جاتا ہے کہ لوگ چائے پیتے اور سگریٹ نوشی میں مشغول ہوتے ہیں، چند لوگ امام کے پیچھے قرآن کریم سنتے ہیں، یہ قرآن کریم کی تعظیم ہے یا توہین؟ نکاح جو خالص دینی فریضہ اور عبادت ہے اس کو یکسر دنیا کی چیز بنادیا گیا ہے اور اس کی رسوم ایسی کمر توڑ ہیں کہ شادی خانہ آبادی کے بجائے شادی خانہ بربادی بن گئی ہے، اس شادی میں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "ان اعظم النکاح برکۃ ایسرہ مؤنۃ" ... سب سے زیادہ بابرکت نکاح وہ ہے جس میں خرچ کم ہو... لاکھوں روپے صرف کئے جاتے ہیں اور پڑوس میں یتیم اور بیوائیں خالی پیٹ رات گزاررہے ہوتے ہیں۔

اسی طرح سے عقیقہ سنت ہے، اگر یہ سنت کے مطابق ہو تو موجب اجر وثواب ہے، مگر اس کا بھی یہ حال ہے کہ یا تو لوگ غفلت برتتے ہیں۔ اس سنت کو کوئی اہمیت ہی نہیں دیتے اور یا پھر اس دھوم دھام سے عقیقہ کرتے ہیں کہ رقص وسرور کی بھی مجلس گرم ہوتی ہے اور یہ نہیں تو فلمی گانے تو ضرور ہی ہوتے ہیں۔ بات میں بات نکلتی جاتی ہے، یہی حال اب حج کا بھی ہوگیا ہے، حاجی کی وہ شہرت ہوتی ہے اور اس طرح ہار پھول پہنایا جاتا ہے اور اس ہنگامہ کے ساتھ اس کو روانہ کیا جاتا ہے اور پھر واپسی پر دعوت وشہرت کا ایسا سامان کیا جاتا ہے کہ اس کا عبادت کا پہلو ختم ہوکر رہ جاتا ہے، صرف شہرت میں ہی شہرت ہاتھ آتی ہے اور قوموں کی دیکھا دیکھی ہم مسلمانوں میں بھی ظاہر پرستی ایسی عام ہوگئی ہے کہ احتساب وایمان کا پہلو مغلوب ہوکر رہ گیا ہے۔

☆☆............☆☆

قربانی کا طریقہ

قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ پہلے قربانی کا جانور قبلہ رخ لٹائیں اور یہ دعا پڑھیں:

"إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ○ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ○ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ۔"

پھر نیت کریں اور بسم اللہ، اللہ اکبر کہہ کر جانور کو تیز چھری سے ذبح کریں اور ذبح کے بعد یہ دعا پڑھیں:

"اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْهُ مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِيبِكَ مُحَمَّدٍ وَخَلِيلِكَ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ۔"

ذبح سے پہلے چھری کو خوب تیز کرلیں، ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح نہ کریں، ذبح کرنے میں جانور کی گردن کی ہڈی نہ توڑیں اور جلد ٹھنڈا کرنے کے لئے اس کا حرام مغز نہ کاٹیں، جب تک جانور ٹھنڈا نہ ہو کھال اتارنے اور گوشت کے ٹکڑے کرنے میں جلدی نہ کریں۔ (بدائع وغیرہ)

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ العالی

امیر المؤمنین

سیّدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

فضائل و مناقب

محمد شاہد تھانوی

حضرت عثمان غنیؓ کا خاندان شروع ہی سے ذی اثر، صاحب ثروت تھا۔ آپ کے جد امجد امیہ بن عبد شمس قریش کے رؤسا میں شمار ہوتے تھے۔ قریش کا قومی علَم انہی کے خاندان کے قبضہ میں رہتا تھا۔ سیدنا عثمان غنیؓ کا خاندان شرافت، سرمایہ داری، ریاست اور غزوات کے اعتبار سے اہل عرب میں ممتاز منفرد تھا۔ بنو ہاشم کے علاوہ کوئی خاندان ان کے خاندان کی برابری کا دعویٰ نہیں کر سکتا تھا۔

یہ مرد حق ابھی عنفوان شباب میں ہی تھا کہ مکہ میں توحید کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔ یہ مرد حق قبل از اسلام بھی عفت، پاکدامنی، پارسائی، دیانتداری، راست گفتاری، سخاوت، غم خواری، راست بازی، معاملات کی صفائی میں مشہور و معروف تھا، قبل از اسلام ہی یہ عظیم المرتبت شخص سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا مخلص رفیق تھا، لہٰذا جب، سیدنا صدیق اکبر نے ان کو دعوت اسلام دی بلاچون و چرا دعوت حق پر لبیک کہا۔ ایک دن یہ صدیق اکبر کے پاس بیٹھے تھے اور صدیق اکبر انہیں اسلام کے متعلق بتلا رہے تھے کہ کائنات کی معزز ترین ہستی تشریف لے آئی اور فرمایا: ''عثمان خدا کی جنت قبول کر'' زبان نبوت کے نکلے ہوئے یہ الفاظ عثمان کے دل میں اتر گئے، اسی وقت کلمہ طیبہ پڑھ کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں اپنا نام درج کرالیا اور آخر دم تک یہ تاج غلامی سر سے نہ اُترا۔ خاندان بنو امیہ کا یہ عظیم فرد ایسے وقت شرف بہ اسلام ہوا جب سارا خاندان اسلام اور اہل اسلام کا دشمن تھا، کلمہ طیبہ پڑھنے کے جرم میں اس مرد قلندر کو مصائب و آلام سے بھی واسطہ رہا، سخت سزائیں بھی ملیں، لیکن یہ اللہ کا ولی کافروں کی سزاؤں میں اسلام سے بددل نہ ہوا، کسی کو معلوم نہ تھا کہ بنو امیہ کا فرد اسلام کا درخشندہ ستارہ ثابت ہوگا اور اسے وہ مرتبہ ملے گا جس پر ملائکہ بھی رشک کریں گے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آنے سے خاندان نبوت سے دوہری دامادی کا شرف عظیم حاصل ہوا، جوں جوں آقائے دوجہاں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں اور اللہ کے دیوانوں کی تعداد بڑھ رہی تھی اسی قدر کفار میں حسد کی آگ بھڑک رہی تھی اور وہ ہر طرح سے ان نفوس قدسیہ کو اپنے ظلم وتشدد کا نشانہ بناتے لیکن ان دیوانوں کو کوئی ظالم و جابر راہ حق سے نہ ہٹا سکا، نہ کلمۂ توحید کا جام ان کے منہ سے ہٹا سکا، حتیٰ کہ ان مردانِ دلاور کو اپنے ہی قریبی اعزہ حتی کے خون کے رشتوں سے ظلم سہنا پڑا اور ظلم وتشدد اتنا بڑھا کہ ان دیوانوں کی طاقت صبر جواب دے گئی، جب سید الانبیاء تاجدار حرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھا کہ عثمان کو ان کی غلامی اور عشق ومحبت کی اس قدر سخت سزائیں مل رہی ہیں تو حبشہ کی طرف ہجرت کا حکم فرما دیا۔ سیدنا عثمان غنی مع شہزادیٔ امت حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا ملک حبشہ تشریف لے گئے، چنانچہ یہ پہلا گھرانہ تھا جو راہ حق وصداقت میں اپنے وطن اور اہل وطن کو الوداع کہہ کر حبشہ چلا گیا، جس پر زبان نبوت سے یہ ارشاد ہوا: ''عثمان میری امت کا پہلا شخص ہے جس نے مع اہل وعیال ہجرت کی۔''

حضرت سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت مدینہ کے لئے حکم فرمایا تو یہ مرد حق بھی مع اہل و عیال اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے مدینہ روانہ ہوگیا، مدینہ میں صاحب قاب قوسین صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عثمان کی مواخاۃ سیدنا حضرت اوس بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمادی، یہ شاعر رسول سیدنا حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حقیقی بھائی تھے۔ مدینہ منورہ میں ہجرت کے بعد مسلمانوں کے لئے سب سے اہم مسئلہ پانی کا درپیش تھا، یہ انسان کی بنیادی ضرورت ہے، اس کے بغیر چارہ نہیں، اس وقت صرف ایک ہی کنواں تھا، جس کا پانی اس لائق تھا کہ اسے پینے کے لئے استعمال کرسکیں، مگر اس کا مالک آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے غلاموں کا دشمن تھا، وہ کیسے پانی دے سکتا تھا، اس کا بس چلتا تو ان توحید کے علمبرداروں کو زندہ ہی نہ رہنے دیتا، مسلمانوں میں طے ہوا کہ اسے خرید کر وقف عام کردیا جائے جس کا جی چاہے استعمال کرے، لیکن مسئلہ یہ تھا کہ قیمت کون اللہ کا بندہ دے؟ اللہ نے یہ سعادت بھی سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہی کی قسمت میں لکھی تھی، لہٰذا اسی مرد جلیل نے کئی ہزار درہم دے کر کنواں خرید لیا اور عام وقف کردیا، جس سے توحید

کے علمبردار اپنے تشنہ لب سیراب کرنے لگے۔

۶ ہجری میں حضور عالی مرتبت نے کعبۃ اللہ کی زیارت کا قصد فرمایا، راستہ میں معلوم ہوا کہ مشرکین و منافقین مانع ہوں گے اور باقاعدہ جنگ کریں گے، لیکن اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کو مناسب نہ سمجھا اس لئے سیدنا عثمان غنی کو اپنے سفیر نامزد فرمایا اور وہاں بات چیت کے لئے بھیج دیا، تو دن تک سفیر رسول کی کوئی خبر نہ ملی، تمام صحابہ کرامؓ پریشان تھے، خود تاجدار حرم پریشان تھے، اسی اثنا میں یہ افواہ اڑ گئی کہ سفیر رسول، عاشق توحید، غلام مصطفیٰ محبوب رحمۃ للعالمین کو شہید کر دیا گیا۔ یہ خبر تو صحابہ کرامؓ پر بجلی بن کر گری انہیں یہ خیال بھی نہ تھا کہ ان کے دوست کے ساتھ یہ برتاؤ ہوگا، ادھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی رنجیدہ تھے کہ ان کے سفیر کے ساتھ یہ برتاؤ؟ اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کے رنج و غم کی کیا کیفیت تھی اندازہ نہیں ہوسکتا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دیوانوں کو جمع کیا اور اپنے دستِ اقدس پر عہد لیا کہ ہم سب خون عثمان کا بدلہ لیں گے (اس واقعہ سے سیدنا عثمان غنی کی قدر و منزلت کا اندازہ ہوتا ہے) اٹھارہ سو اللہ کے محبوب و برگزیدہ بندوں نے اس وقت آقا کے دست اقدس پر اپنی جان دینے کا عہد کیا بعد میں معلوم ہوا کہ یہ صرف افواہ تھی، یہاں فرش پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ یہ عہد کر رہے تھے وہاں عرش پر ان کی بخشش اور ان کے اس عمل سے رضامندی کا پروانہ جاری ہو چکا تھا (عثمان غنیؓ کے صدقہ اور طفیل میں اٹھارہ سو مجاہدین کو بخش دیا گیا) یہ بھی اعزاز سیدنا عثمان غنیؓ کو ایسا اللہ کی طرف سے عطا ہوا جس میں ان کا کوئی ہمسر نہ ہو سکا۔ مشرکین و منافقین نے مسلمانوں کے جوش و جذبہ کی وجہ سے مصالحت کر لی اور سفیر رسول کو رہا کر دیا، یہاں یہ بات قابل توجہ ہے کہ سیدنا عثمان غنی سے کفار نے کہا کہ آپ عمرہ کر لیں مگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر صحابہ کو اجازت نہیں۔ عثمان کا جواب یہ تھا: ”میں گردن دے سکتا ہوں لیکن آقا کے بغیر عمرہ نہیں کر سکتا“ ادھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! عثمان عمرہ کر لیں گے؟ آقا دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عثمان میرے بغیر عمرہ نہیں کر سکتا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سیدنا عثمان غنیؓ کو کتنی محبت تھی رسالت مآب سے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کو کس قدر اعتماد تھا اپنے چاہنے والے پر۔

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے عنان حکومت سنبھالی تو اپنے رفقا اور خلفا سابق کے بہترین اصول و عمدہ طریقوں کو اپنے لئے مشعل راہ بنایا، حتی کہ ایک برس تک سابقہ نظم و نسق میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں فرمائی صرف سیدنا سعد ابن ابی وقاصؓ کو والی کوفہ مقرر فرمایا۔ سیدنا مغیرہ ابن ابی شعبہؓ کی جگہ وہ بھی اس لئے کہ سابق خلیفہ راشد کی وصیت تھی، سیدنا حضرت عمر کی شہادت کے بعد کچھ علاقوں کے حضرات نے خراج دینا بند کر دیا، جس کی سرکوبی کے لئے سیدنا عثمان غنیؓ نے فوج بھیجی اور باقاعدہ اس کا سدباب کیا۔

امیر المومنین امام المسلمین تاجدار شرم و حیا سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بارہ برس تک خلافت راشدہ کا تاج زیب سر رکھا، جس میں اللہ رب العزت نے فتوحات اور مال غنیمت وافر عطا فرمایا اور مملکت اسلامیہ میں زراعتی، صنعتی، تجارتی ترقی بھی خوب ہوئی۔ سیدنا عثمان کا شاندار نظم و نسق، مدبرانہ نظام، منصفانہ فیصلوں نے عوام الناس میں خوشحالی، فارغ البالی، عمدہ رہن سہن عام کر دیا۔

سیدنا عثمان غنیؓ کو اللہ تعالیٰ نے بے انتہا دولت سے نوازا تھا، جسے وہ آقا و مولیٰ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس ہی سے راہ خدا میں بڑھ چڑھ کر خرچ کیا کرتے تھے، یہی طریقہ ان کا زمانہ خلافت میں جاری تھا، غرضیکہ سب لوگ پُرسکون زندگی گزارتے تھے مگر خفیہ طریقہ پر ایک زبردست سازش تیار کی جاری تھی اور اس مکروہ سازش میں سیدنا عثمان غنیؓ کی شہادت بھی شامل تھی۔ بصرہ کوفہ، مصران تین علاقوں میں منافقین، مفسدین اور باغیوں نے فتنہ پردازی کا آغاز کر رکھا تھا۔

آخرکار ان بدبختوں نے کاشانہ عثمان کا محاصرہ کر لیا اور اس طرح بدتمیزی کا مظاہرہ کیا کہ زمین و آسمان شرما گئے، چالیس یوم تک ان باغیوں اور منافقوں نے اس قدر سختی برتی کہ پانی تک اندر نہ جانے دیا، کبار صحابہ وام المومنینؓ نے بھی بارہا کوشش فرمائی کچھ کھانے پینے کا سامان اندر پہنچا دیں، مگر ان بے ایمانوں، خدا کے دشمنوں نے یہ بھی گوارا نہ کیا اور آقائے دو جہاں کی دوستی و رفاقت تک کا خیال نہ رکھا۔

کتب تاریخ و سیر میں سیدنا عثمان بن عفانؓ کا خواب بھی مذکور ہے:

”حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مع شیخین محترمین تشریف فرما ہیں اور فرما رہے ہیں: عثمان! جلدی کرو، تمہارے ساتھ افطار کے ہم منتظر ہیں۔“

آپؓ نے بیداری کے بعد اپنی رفیقہ حیات سے فرمایا: میری شہادت قریب آ گئی ہے، باغی مجھے شہید کر دیں گے، محرم راز حیران و پریشان اپنے سرتاج کو دیکھنے لگیں، آپ نے فرمایا: میں نے خواب دیکھا ہے۔ بالآخر جمعہ کا دن عصر کا وقت دوران تلاوت آپ کی شہادت ہوئی، قرآن عثمانؓ کی شہادت کا گواہ بنا۔

آسمان راحق بود گر خون ببارد بر زمین
بر شہادت جامع قرآن امیر المومنین

☆☆..........☆☆

زیر سرپرستی

حضرت مولانا عبدالرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا خواجہ خواجگان خواجہ خان محمدؒ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی

ہفت روزہ تحفظ ختم نبوت تربیتی کورس

جید علمائے کرام اور ماہرین فن درس دینگے ان شاء اللہ

مدارس اسکول کالج اور یونیورسٹیز کے طلباء اور عوام الناس کیلئے **سنہری موقع**

حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب دامت برکاتہم
استاد العلماء وکیل ختم نبوت
مرکزی ناظم تبلیغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب دامت برکاتہم
مجاہد و مبلغ ختم نبوت
مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

بتاریخ 13 تا 19 ذوالحجہ 1436

بمطابق 28 ستمبر تا 04 اکتوبر 2015

بروز: پیر تا اتوار

بوقت: صبح 8 تا دوپہر 12:30 بجے

بروز جمعہ تعطیل ہوگی

بمقام: دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
پرانی نمائش چورنگی
ایم اے جناح روڈ کراچی

آیئے مجاہدین ختم نبوت اور غلامان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فہرست میں شمولیت اختیار کریں

نوٹس لکھنے کیلئے کاغذ و قلم ہمراہ لائیں

زیر اہتمام: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی

021-32780337
021-32780340

پشاوری پرنٹرز 0315-3796371

یورپ میں اسلام فوبیا کیوں بڑھ رہا ہے؟

عابد محمود عزام

محمد علی کلے امریکی باکسر تھے، وہ امریکی ریاست کینٹکی کے شہر لوئسویل میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے تین مرتبہ باکسنگ کی دنیا کا سب سے بڑا اعزاز "ورلڈ ہیوی ویٹ باکسنگ چیمپئن شپ" جیتا اور اولمپک میں سونے کے تمغے کے علاوہ شمالی امریکی باکسنگ فیڈریشن کی چیمپئن بھی جیتی۔ وہ تین مرتبہ ورلڈ ہیوی ویٹ باکسنگ چیمپئن شپ جیتنے والے پہلے باکسر تھے۔ محمد علی کلے نے باکسنگ میں اس وقت کے عالمی چیمپئن سونی لسٹن کو شکست دی۔ اس کے بعد مسلسل سات مقابلوں میں اس وقت کے مایہ ناز باکسروں کو زیر کیا۔ باکسنگ میں محمد علی کی زندگی ۲۰ سال رہی، جس کے دوران انہوں نے ۵۶ مقابلے جیتے اور ۳۷ ناک آؤٹ اسکور کیا۔ اس طرح وہ ۲۰ویں صدی کے عظیم ترین کھلاڑی قرار پائے۔

محمد علی کلے اپنے کیریئر کے آغاز میں عیسائی تھے، نام تھا کیسیس کلے۔ عیسائیت چھوڑ کر اسلام قبول کیا اور ان کا نام محمد علی رکھا گیا۔ جب محمد علی نے اسلام قبول کیا تو یورپی معاشرے نے اس عظیم ترین قابل قدر کھلاڑی کو اسلام لانے کی پاداش میں طرح طرح سے زچ کرنا شروع کردیا۔ جس دن انہوں نے پریس کانفرنس کے سامنے مسلمان ہونے کا اعلان کیا تو ایک امریکی صحافی نے پوچھا کہ کیا واقعی تم مسلمان ہوگئے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں! تو صحافی نے طنزاً کہا: "A Black Muslim" "ایک کالا مسلمان" محمد علی کلے نے فوراً کہا کہ تم لوگوں نے کبھی کسی کو کالا عیسائی یا کالا یہودی کیوں نہیں کہا؟ صرف مسلمان کو ہی کہتے ہو۔

انہی دنوں امریکا ویت نام میں قتل عام کررہا تھا، امریکا میں ہر صحت مند نوجوان پر فوج میں بھرتی ہوکر ویت نام جانا ضروری تھا۔ چرچ کے پادری اس سے مستثنیٰ تھے۔ محمد علی اس وقت اپنے محلے کی مسجد میں امامت کرتے تھے۔ ایک دن اس عالمی چیمپئن کو کہا گیا کہ تمہیں آرمی میں جانا ہوگا، انہوں نے جواب دیا کہ میں امریکا کے قانون کے مطابق فوج سے مستثنیٰ ہوں، کیونکہ میری حیثیت بھی مذہب اسلام میں ایک پادری کی طرح ہے، لیکن امریکا کا تعصب اور مسلمانوں سے نفرت ان کے پیچھے پڑ گئی۔ محمد علی کلے کو فوج میں جانے سے انکار کرنے پر پانچ سال قید اور دس ہزار ڈالر جرمانے کی سزا سنائی گئی۔ محمد علی سے باکسنگ کا اعزاز بھی واپس لے لیا گیا۔

یورپ ہمیشہ سے اسلام فوبیا کا شکار رہا ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس میں اضافہ ہوتا نظر آیا ہے۔ اس کی تازہ مثال جرمنی میں مسلمانوں کی مساجد پر ہونے والے حملوں کے واقعات ہیں۔ جرمنی یورپ کا ایک انتہائی مہذب، ترقی یافتہ اور کثیر الثقافتی ملک ہے، لیکن اس مہذب یورپی ملک میں اسلام فوبیا کا یہ عالم ہے کہ جرمنی میں اسلامی مراکز اور مسجدوں پر حالیہ مہینوں کے دوران حملوں میں اضافہ ہوا ہے۔ ۲۰۱۵ء کے ابتدائی ۶ مہینوں میں کم از کم ۲۳ مرتبہ مسجدوں اور اسلامی مراکز پر حملے کئے گئے ہیں۔ مسلمانوں کی جانب سے بارہا سیکورٹی کے انتظامات کرنے کی اپیل کے باوجود بھی جرمن حکومت مسجدوں اور اسلامی مراکز میں سیکورٹی کے انتظامات کرنے میں ناکام رہی ہے۔ یہ صرف جرمنی کا معاملہ ہی نہیں ہے، بلکہ پورا یورپ اسلام فوبیا میں مبتلا ہے۔ حکومتی اداروں، ذرائع ابلاغ اور شرپسند عناصر کی جانب سے پھیلائے اشتعال نے امریکا میں مسلمانوں کے خلاف نفرت میں ہوشربا اضافہ کیا ہے۔ مسلمانوں سے نفرت کے سبب ان کے خلاف حملے بڑھ رہے ہیں اور مسلمانوں کے ساتھ امتیازی سلوک برتا جاتا ہے۔ مسلمانوں پر حملے کئے جاتے ہیں۔ مساجد کے باہر نعرے بازی، مساجد کے اندر سور کا گوشت پھینکنا اور مساجد کی دیواروں پر اسلام مخالف نعرے درج کرنے جیسے واقعات کا پیش آنا معمول کی بات ہے۔

ان حالات میں یہ سوال غور طلب ہے کہ یورپ میں اسلام فوبیا کی آخر کیا وجہ ہے؟ محققین کہتے ہیں کہ یورپ میں اسلام فوبیا کی وجہ یہ ہے کہ یورپی ملکوں میں نومسلموں کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہورہا ہے اور اسلام کو خطے کا سب سے زیادہ تیزی سے پھیلنے والا مذہب قرار دیا جارہا ہے۔ ایک زمانہ تھا جب مسلمان یورپ، برطانیہ وغیرہ میں اجنبی تھے۔ اہل یورپ نے مسلمانوں کے لئے دروازے ضرور کھولے مگر ان کے دل نہیں کھلے تھے، لیکن آج اسلام امریکا و برطانیہ سمیت پورے یورپ میں بڑے جوش وخروش سے پھیل رہا ہے، اسلامی لٹریچر

تقسیم ہو رہا ہے۔ لوگ قرآنی تعلیمات، حقائق، سچائی اور دلائل پر مبنی ریسرچ اور تحقیق کے بعد اسلام میں داخل ہو رہے ہیں اور یورپ کے غیر مسلموں کو اسلام کا یوں روز افزوں ترقی کرنا کسی طور پر بھی قبول نہیں ہے۔ یورپ میں مسلمانوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہی بہت سے متعصب اہل مغرب کو خوفزدہ کئے ہوئے ہیں۔ اسی لئے آئے دن گیرارڈ بیٹن اور ٹیری جونز جیسے متعصب لوگ یورپ میں مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد سے خوفزدہ ہو کر اسلام کی توہین پر اتر آتے ہیں۔ کبھی نعوذ باللہ دنیا کی مقدس ترین کتاب قرآن مجید کو آگ لگا کر اپنے بغض کا اظہار کیا جاتا ہے اور کبھی قرآن مجید کے بعض حصوں سے لاتعلقی کے اظہار کا کہا جاتا ہے۔

کبھی خانہ کعبہ و مدینہ منورہ پر حملے کی دھمکیاں دی جاتی ہیں اور کبھی مساجد کے مینار گرانے، مساجد کو مسمار کرنے اور مساجد کی تعمیر پر پابندی لگانے کا مطالبہ کیا جاتا ہے اور کبھی حجاب پر پابندی لگا کر مسلمانوں کو ستایا جاتا ہے۔ محمد حسن عسکری لکھتے ہیں:

”یورپ میں جو مسلمان ہیں وہ عموماً اپنے اسلامی نام نہیں لکھتے اور نہ اپنے اسلام کا عام طور پر اعلان کرتے ہیں۔ جیسے ہی یورپ کے لوگوں کو پتہ چلتا ہے کہ فلاں شخص مسلمان ہوگیا ہے، فوراً اس کی مخالفت شروع ہوجاتی ہے۔“ اس وقت دنیا کی آبادی لگ بھگ ۷ ارب ہے، جس میں سے تقریباً پونے دو ارب آبادی مسلمانوں کی ہے۔ عالمی سطح پر اسلام دنیا کا دوسرا بڑا مذہب جب کہ دنیا کا ہر چوتھا فرد مسلمان ہے، دنیا کی آبادی کا ۲۵ فیصد حصہ مسلمانوں پر مشتمل ہے، جس میں آئندہ ۲۰ برس میں ۳۵ فیصد اضافہ ہوجائے گا۔ مختلف عالمی اداروں کی رپورٹس کے مطابق دنیا بھر میں مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے اور اس میں مزید تیزی کے ساتھ اضافہ ہوگا۔ ۲۰۱۰ء تک یورپ میں مسلمانوں کی آبادی ۵ کروڑ کے قریب تھی، جو ۲۰۳۰ء تک بڑھ کر ۶ کروڑ کے قریب پہنچ جائے گی۔

فورم آن ریلیجن اینڈ پبلک لائف نامی ایک امریکی ادارے نے عالمی سطح پر بین المذاہب شرح آبادی کا ایک سروے کیا، جس کے مطابق ۲۰۳۰ء میں جب دنیا کی آبادی تقریباً ۸ ارب ۳ کروڑ سے تجاوز کر جائے گی۔ اس وقت دنیا میں مسلمانوں کی آبادی ۲ ارب ۲۰ کروڑ ہوگی۔ اسلام کے پھیلتے دائرہ کی وسعت کا یہ عالم ہے کہ مغربی خاتون صحافی اوریانہ فلاسی کہتی ہیں کہ: آنے والے بیس سال میں پورے یورپ کے کم از کم چھ بڑے شہر اسلام کی کالونی بن جائیں گے، کیونکہ ان شہروں میں مسلمان کل آبادی کا تیس سے چالیس فیصد تک ہوجائیں گے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ اسلام قبول کرنے والوں میں بڑی تعداد عورتوں کی ہے۔ یورپ میں اگر چار افراد اسلام قبول کرتے ہیں تو ان میں تین خواتین ہوتی ہیں۔ یورپ میں مسلمانوں کی اسی بڑھتی ہوئی تعداد سے پورا یورپ خوفزدہ ہے اور مسلمانوں کو مختلف طریقوں سے تنگ کر رہا ہے، لیکن اسلام ایسی قوت ہے جس کو جبر وتشدد کے ذریعے دبایا نہیں جا سکتا۔ قدرت نے اس میں ایسی لچک رکھی ہے کہ اس کو جتنا دبایا جائے گا یہ اتنا ہی ابھرتا ہے۔

(روزنامہ اسلام کراچی، ۳؍ستمبر ۲۰۱۵ء)

عقیدۂ ختم نبوت بیان کرنے کی اپیل: علمائے ختم نبوت

کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ، مولانا خواجہ عزیز احمد، مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی، مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد و دیگر مرکزی رہنماؤں نے ملک بھر کے تمام خطباء، علماء، ائمہ مساجد اور مقررین سے پرزور اپیل کی ہے کہ آج خطبہ جمعۃ المبارک میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت و فضیلت اور قادیانی فتنہ کی زہرناکی سے عوام الناس خصوصاً نوجوان نسل کو آگاہ کیا جائے اور ۷؍ستمبر بروز پیر کو ”یوم تحفظ ختم نبوت“ کے طور پر منایا جائے۔ قومی اسمبلی کے جرأت مندانہ فیصلہ پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کئے جائیں، جامع مساجد میں ختم نبوت کے پروگرام منعقد کئے جائیں۔ یاد رہے کہ ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں نے چناب نگر ریلوے اسٹیشن پر نہتے طلباء پر حملہ کر کے انہیں شدید زخمی کر دیا تھا، جس پر ملک بھر میں احتجاجی تحریک چلی، جس کے نتیجہ میں تمام سیاسی اور مذہبی جماعتوں نے متحد ہو کر آواز بلند کی کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ بالآخر ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کو ممبران پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر قادیانیوں اور مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ اکتالیس سال کا طویل عرصہ گزرنے کے باوجود قادیانیوں نے ابھی تک اس قانون کو تسلیم نہیں کیا بلکہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہلوانے پر مصر ہیں اور مغربی ممالک میں ”مسلم“ کا ٹائٹل استعمال کر کے اہل دنیا کو دھوکا دیتے ہیں۔ حکومت پاکستان کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈا کرتے ہیں کہ حکومت نے ہماری مذہبی آزادی سلب کر لی ہے۔ اسی طرح قانون تحفظ ناموس رسالت بھی ان کی نظر میں بہت کھٹکتا ہے۔ علماء کرام نے کہا کہ قادیانیوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں بلکہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی و رسول اور اس کی تعلیم اور وحی کو مدار نجات سمجھتے ہیں۔ منکرین ختم نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام کمالات و مناصب بلکہ روحانی ترقی، معجزات اور ذہنی ارتقا میں مرزا قادیانی کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اعلیٰ و افضل قرار دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کم علم اور سادہ لوح مسلمان قادیانیوں کے دجل و فریب کا جلد شکار ہو جاتے ہیں۔ اس لئے تمام مسلمانوں کو مرزائیوں کے عقائد و نظریات سے روشناس کرایا جائے تاکہ ان کی دولت ایمان محفوظ رہ سکے۔

قادیانیوں کو مسلمانوں کی صف میں شامل کرنے کی مہم

مولانا زاہد الراشدی

ایک خبر کے مطابق لاہور ہائی کورٹ کی انسانی حقوق کمیٹی کے چیئرمین صاحبزادہ میاں محمد اشرف عاصمی ایڈووکیٹ نے برطانیہ میں پاکستان کے سابق ہائی کمشنر واجد شمس الحسن کو قانونی نوٹس بھجوایا ہے کہ وہ دو ہفتے کے اندر اپنی اس تقریر کی وضاحت کریں، جو انہوں نے گزشتہ ہفتے لندن میں قادیانیوں کے سالانہ عالمی اجتماع میں کی ہے، جس میں انہوں نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بارے میں پارلیمنٹ کے متفقہ فیصلے کو سابق وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کی غلطی قرار دیتے ہوئے قادیانیوں کے موقف کی حمایت کی ہے۔ عاصمی صاحب نے اپنے نوٹس میں کہا ہے کہ پاکستان کے دستور کے مطابق جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہ ماننے والے دائرہ اسلام سے خارج ہیں، اس لئے واجد شمس الحسن اپنی پوزیشن واضح کریں ورنہ ان کے خلاف قانونی چارہ جوئی کے لئے عدالت سے رجوع کیا جائے گا اور انہیں ملک میں واپس لانے کے لئے وزارت داخلہ اور وزارت خارجہ کی خدمات حاصل کی جائیں گی۔

اس سے قبل پنجاب اسمبلی بھی واجد شمس الحسن کے مذکورہ بیان کی مذمت میں متفقہ قرارداد منظور کرچکی ہے، جس میں اسے پارلیمنٹ کے متفقہ فیصلے کی توہین قرار دیا گیا ہے۔ جہاں تک واجد شمس الحسن کی قادیانیوں کے عالمی اجتماع میں شرکت اور خطاب کا تعلق ہے، یہ کوئی غیر متوقع بات نہیں ہے بلکہ ہمارے خیال میں قادیانیوں کو مسلمانوں کی صف میں دوبارہ شامل کرنے کی عالمی مہم کے نئے راؤنڈ کا آغاز ہے۔ اس میں واجد شمس الحسن نے خود کو قربانی کے پہلے بکرے کے طور پر پیش کرنے کا حوصلہ کیا ہے اور اس پر مسلمانوں کا ردعمل سامنے آنے کے بعد قربانی کا بکرا بننے کے خواہشمند حضرات کی ایک لمبی قطار ہے جو عالمی استعمار کی اس مہم کو آگے بڑھانے کے لئے اپنی اپنی باری کے انتظار میں ہے، بلکہ اگر ہماری اس گزارش کو مبالغے پر محمول نہ کیا جائے تو اسلام آباد میں وزیراعظم میاں محمد نواز شریف کی ہدایت پر قائم ہونے والا انسانی ”حقوق سیکریٹریٹ“ بھی اس مہم کا ایک مورچہ نظر آئے گا، جسے قادیانی گروہ اور اس کے ہمنوا سیکولر حلقے مل کر آرگنائز کریں گے اور اس مورچے کو حکومتی اور ریاستی وسائل واسباب کی پشت پناہی بھی حاصل ہوگی۔

اس پس منظر میں لاہور کے وکیل رہنما کے نوٹس بھجوانے کی یہ خبر تحریک ختم نبوت کے شعوری کارکنوں کے لئے ایک حوصلہ افزا ہے۔ تحریک ختم نبوت کسی زمانے میں قومی تحریک ہوا کرتی تھی، جس کی قیادت میں تمام مکاتب فکر کے سرکردہ علماء کرام کے ساتھ ساتھ مختلف طبقات کے اصحاب فکر و دانش بھی پیش پیش ہوتے تھے۔ حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑویؒ، حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ، حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے ساتھ ساتھ علامہ محمد اقبالؒ، مولانا ظفر علی خانؒ اور جناب مظہر علی اظہر کے نام بھی تحریک ختم نبوت کے راہنماؤں میں شمار ہوتے تھے جبکہ وکلاء، سیاستدان، صحافی اور تاجر طبقات خود کو اس تحریک کا حصہ سمجھتے تھے۔

ہمارے ہاں گوجرانوالہ میں سابق صدر پاکستان جناب محمد رفیق تارڑ اپنے دور وکالت میں مسلم لیگی راہنما تھے اور تحریک ختم نبوت کے قانونی محاذ پر سرگرم کارکن تھے۔ گوجرانوالہ کے میاں منظور الحسن مرحوم مسلم لیگی لیڈر رہے جو بعد میں پاکستان پیپلز پارٹی کے ٹکٹ پر قومی اسمبلی کے ممبر بنے، مگر تحریک ختم نبوت میں ان کا کردار نمایاں تھا۔ گوجرانوالہ کلاتھ مارکیٹ بورڈ کے صدر شیخ یوسف احرارؒ تحریک ختم نبوت کے پُرجوش خطیب تھے، جبکہ قومی سطح پر تحریک ختم نبوت کے مختلف ادوار میں آغا شورش کاشمیریؒ، جناب مجید نظامی مرحوم، جناب مجیب الرحمٰن شامی، محمد صلاح الدین شہید اور جناب مصطفیٰ صادق مرحوم جیسے بڑے صحافیوں کا کردار کس سے مخفی ہے؟ مگر اب یہ تحریک ختم نبوت سمٹتے سمٹتے ایک مسلکی مورچے کی شکل اختیار کرگئی ہے، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ وکلاء، تاجر حضرات، صحافی، سیاستدان اور دیگر طبقات میں تحریک ختم نبوت کا ذوق تلاش کرنے سے بھی نہیں ملتا، جبکہ تمام مذہبی مکاتب فکر کے علماء نے اپنے الگ الگ ختم نبوت محاذ بنالئے ہیں، جس کی وجہ سے بہت سی ختم نبوت کانفرنسوں میں اجتماعیت کی بجائے کسی نہ کسی مسلک کی چھاپ گہری ہونے لگی ہے۔

قادیانیوں کا خیال ہے کہ اس وقت ملک کے دینی حلقے، مدارس اور مذہبی رہنما عالمی دباؤ اور ملکی اسٹیبلشمنٹ کی کارروائیوں کا نشانہ ہیں اور دفاعی پوزیشن میں ہیں، اس لئے وہ عالمی سیکولر حلقوں اور ملک کے دین بیزار دانشوروں کا کوئی نیا محاذ قائم کرکے ۱۹۷۴ء سے پہلے کی پوزیشن بحال کرانے میں کامیاب ہوسکتے ہیں۔ یہ اگرچہ ان کی خوش فہمی ہے، اس لئے کہ پاکستانی عوام اپنے تمام تر افتراق اور فکری

افراتفری کے باوجود جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموس اور عقیدۂ ختم نبوت کے محاذ پر پوری طرح متحد و متفق ہیں اور اس ضمن میں ان سے کسی لچک کی توقع نہیں کی جاسکتی، لیکن اس کے باوجود تحریک ختم نبوت کے دائرہ کار، طرز عمل اور ترجیحات کا از سر نو جائزہ لینے کی ضرورت ہے اور اس بات کو ہم ایک بار پھر دہرانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہماری اصل قوت قومی وحدت، رائے عامہ کا دباؤ، اسٹریٹ پاور اور تحریکی ماحول ہے، جس کے بغیر ہم آنے والے حالات کا شاید صحیح طور پر سامنا نہیں کرسکیں گے، اس لئے ہمیں اس جدوجہد میں کامیابی کے لئے ۱۹۷۴ء کا ماحول دوبارہ قائم کرنا ہوگا۔

۱:... قرارداد مقاصد، ۲:... قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا قومی فیصلہ اور ۳:... ناموس رسالت کے تحفظ کا قانون ہماری مضبوط دفاعی لائن ہے، جس پر حوصلے کے ساتھ کھڑے ہوکر پاکستان کی نظریاتی شناخت کا تحفظ بھی کیا جاسکتا ہے اور سیکولر قادیانی گٹھ جوڑ کا مقابلہ بھی کیا جاسکتا ہے۔

قادیانیوں نے اپنے بارے میں پوری دنیا کی امت مسلمہ کے اجماعی موقف کو قبول نہ کرنے اور پارلیمنٹ کے متفقہ فیصلے کو ہر حال میں ناکام بنانے کا تہیہ کر رکھا ہے، اس کے لئے وہ عالمی سطح پر مسلسل سرگرم عمل ہیں اور انہیں بہت سے بین الاقوامی اداروں اور سیکولر حلقوں کی مکمل پشت پناہی حاصل ہے، وہ اپنے ان ہم نواؤں کی سرپرستی میں ایک بار پھر کوئی نیا معرکہ بپا کرنے کی فکر میں ہیں، جس کا نقطہ آغاز قادیانیوں کے سالانہ عالمی اجتماع میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے سابق ہائی کمشنر کا مذکورہ خطاب ہے۔ اسے محض ایک تقریر سمجھ کر اس کی مذمت کی قرارداد پاس کردینا اور مذمتی بیانات جاری کردینا کافی نہیں ہے، بلکہ اسے اسلام آباد کے ''انسانی حقوق سیکریٹریٹ'' کے لئے طے کئے جانے والے ایجنڈے کی ایک ترجیحی شق سمجھ کر اس کے بارے میں قومی و دینی حلقوں کو کوئی مشترکہ لائحہ عمل طے کرنا ہوگا۔ اسکے لئے عملی پیش رفت کی ذمہ داری ظاہر ہے کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کام کرنے والی جماعتوں پر ہی عائد ہوتی ہے۔

خدا کرے کہ ہم سب مل جل کر وقت کے اس اہم دینی تقاضے کی بہتر طور پر تشکیل و تکمیل کرسکیں۔ آمین یارب العالمین۔ (روزنامہ اسلام کراچی، یکم ستمبر ۲۰۱۵ء)

مجلس کے رہنماؤں کی اپیل پر مساجد میں عقیدہ ختم نبوت پر ائمہ مساجد کے بیانات

کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر اور مجلس کے دیگر مرکزی رہنماؤں کی اپیل پر کراچی شہر کی مختلف مساجد میں بھی خطباء حضرات اور ائمہ کرام نے جمعۃ المبارک کے اجتماعات میں عقیدۂ ختم نبوت، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا دلائل و براہین سے ثابت کیا۔ علماء کرام نے کہا کہ قرآن و حدیث کی قطعی نصوص سے روز روشن کی طرح واضح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں سلسلۂ نبوت آپ کی ذات عالی پر ختم کردیا گیا ہے اب قیامت تک کسی نئے نبی کو منصب نبوت پر فائز نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے بلکہ اجرائے نبوت کے قائل ہیں، وہ اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم سے بغاوت کے مرتکب ہیں۔ مولانا قاضی احسان احمد جامع مسجد باب رحمت پرانی نمائش نے کہا کہ ظہور اسلام سے لے کر اب تک بیسیوں جھوٹے مدعیان نبوت نے نبوت کا دعویٰ کیا مگر امت مسلمہ نے ایسے شوریدہ سروں کا قلع قمع کرکے دم لیا۔ متحدہ ہندوستان میں مرزا غلام احمد قادیانی نے جھوٹا دعویٰ نبوت کیا، تقسیم ہند کے بعد منکرین ختم نبوت کے گروہ نے پاکستان کا رخ کیا۔ یہاں پر ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی نے اس ٹولے کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر انہیں امت مسلمہ سے الگ کردیا۔ مولانا محمد اسحاق مصطفی جامع مسجد اقصیٰ شاہ لطیف ٹاؤن نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے فیصلے کے محرکات، اسلام اور قادیانیت کے اصولی اختلاف، منصب نبوت، مرزا غلام احمد قادیانی کے اخلاق و کردار، قادیانی عقائد و نظریات جیسے موضوعات پر بیان کرتے ہوئے عوام الناس کو اس کی اہمیت سے آگاہ کیا۔ مولانا عبدالحی مطمئن نے جامع مسجد عمر فاروق اتحاد ٹاؤن بلدیہ ٹاؤن نے نماز جمعہ کے اجتماع میں بیان کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں سے ہماری ذاتی دشمنی نہیں ہے بلکہ اسلام اور قادیانیت کا اختلاف ایک اصولی اختلاف ہے، جس کی جڑیں بہت گہری ہیں۔ مولانا محمد قاسم جامع مسجد عائشہ باوانی بزرٹہ لائن نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ہمیشہ آئین اور قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے قادیانیوں کے خلاف جدوجہد کی ہے۔ قادیانی عقائد یہودی عقائد کا چربہ ہیں۔ نئی نسل اپنے آپ کو عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہمہ وقت تیار رکھے۔ مولانا عبدالرؤف جامع مسجد اقصیٰ منظور کالونی نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے اور اس عقیدہ کا انکار اسلام کا انکار ہے۔ مولانا محمد رضوان جامع مسجد محمدی گلشن نے کہا کہ مغربی ممالک میں قادیانیوں کی جانب سے قادیانیت کو ''حقیقی اسلام'' قرار دینے کی روش کھلا دھوکا اور فریب ہے۔ قادیانی اپنے مذہب کے لئے الگ شعائر وضع کریں اور اسلامی شعائر کے استعمال سے باز آجائیں۔ مولانا سعد اللہ جامع مسجد مدنی ناظم آباد کراچی نے کہا کہ قرآن کریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی قرار دیتا ہے جبکہ دو سو کے لگ بھگ احادیث مبارکہ اس عقیدہ کے اثبات پر شاہد ہیں۔ جامع مسجد بلال چاندنی چوک بلدیہ ٹاؤن کے خطیب مولانا مفتی فیض الحق نے اپنے بیان کے آخر میں تمام سامعین سے اپیل کی کہ قادیانی کمپنیوں کی مصنوعات خصوصاً شیزان کا مکمل بائیکاٹ کریں، کیونکہ قادیانی کمپنیاں اپنی آمدنی کا ایک معقول حصہ قادیانی فنڈ میں جمع کرواتی ہیں، جسے مسلمان خصوصاً مسلم نوجوانوں کو گمراہ اور مرتد بنانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ مولانا عبدالسمیع رحیمی جامع مسجد بلال اسکاؤٹ کالونی گلشن اقبال، جامع مسجد خاتم النبیین گرین ٹاؤن کے مولانا محمد شفیق علوی و دیگر علماء کرام نے اپنے خطابات میں قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں اور شرانگیزیوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو آئین و قانون کا پابند بنایا جائے اور ملک کے اہم اور کلیدی عہدوں سے انہیں برطرف کیا جائے۔

تحفظ ختم نبوت غلطی یا اعزاز؟

کیا جوابِ جرم دو گے تم خدا کے سامنے؟

پروفیسر خباب احمد خان

بدبختی (Misery) تباہی، شامتِ اعمال، کم بختی، خستہ حالی، ذہنی پریشانی، حالات کی خرابی کے سبب بننے کو کہتے ہیں۔ دنیا میں عموی طور پر مادیت کے تناظر میں بدبختی اس بات کو سمجھا جاتا ہے کہ کوئی فرد اپنے عہدے، منصب، کاروبار یا سماجی مرتبے سے محروم ہوجائے، مگر یہ حقیقی بدبختی نہیں۔ حقیقی بدبختی ہے کہ انسان کو مندرجہ بالا تمام اشیاء حاصل ہوں مگر وہ ذہنی پراگندگی کا شکار ہو۔ راست فکری، درست فہم اور صحیح ادراک سے تہی ہو۔ وہ قبر میں پاؤں لٹکائے ہو مگر اس کی زبان قابو سے باہر ہو، اس کی دریدہ دہنی اور ہرزہ سرائی اسے پھٹکار اور لعنت کا مستحق بنائے، دوسروں کی کاسہ لیسی اس کی زندگی کا حاصل ہو اور اس کے فخر و انبساط کا ذریعہ دریوزہ گری اور دوسروں کی چاکری ہو۔

واجد شمس الحسن کا نام پاکستان پیپلز پارٹی کے حلقوں میں جانا پہچانا ہے اور وہ ایک عرصے سے لندن میں مقیم ہیں، بے نظیر بھٹو نے اپنے دور میں ان کی ’’خدمات‘‘ کا صلہ نیشنل پریس ٹرسٹ کا چیئرمین بنا کر دیا۔ پی پی پی حکومت ختم ہوئی تو وہ برطانیہ چلے گئے اور وہیں کے ہو کر رہے، حکومتیں آتی جاتی رہیں مگر ’’زمیں جنبد نہ جنبد گل محمد‘‘ کے مصداق برطانیہ کو کمبل کی طرح لپٹے رہے، آصف زرداری کا دورِ اقتدار آیا تو وہ لندن میں پاکستان کے ہائی کمشنر مقرر ہوئے۔ ہائی کمشنر ملکی مفادات کے تحفظ کے لئے ہوتا ہے مگر یہ زرداری کے مفادات کے محافظ بنے رہے۔ سرے محل کے لئے غیر قانونی نوادرات واجد شمس الحسن کے نام پر زرداری نے بھجوائے۔

افتخار چوہدری نے چیف جسٹس ہوتے ہوئے سوئٹزرلینڈ کے بینکوں میں موجود کرپشن کے پیسوں کو واپس لانے کیلئے عدالت کو خط لکھنے کے لئے کہا تو اس میں ٹال مٹول سے کام لیا جاتا رہا اور جب عدالت کے مسلسل حکم پر چار و ناچار خط لکھنا پڑا تو زیر سماعت مقدمے کی فائلیں وکلاء کے دفتر سے اٹھانے کی ’’سعادت‘‘ اسی ذات شریف کو حاصل ہوئی۔ ان واقعات سے پتا چلتا ہے کہ وہ لٹیروں کی خدمت گاری میں کس حد تک جاسکتے ہیں۔ شاید اسی لئے وہ اکثر بے وقت کی راگنی چھیڑتے رہتے ہیں۔ مقصد کرپشن کے ٹائیکونز کی معاونت ہوتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ شراب و کباب اس کی زندگی کا جزو لاینفک ہے، وہ مشروب خاص کا رسیا ہے۔ ’’انگور کی بیٹی‘‘ سے دل بہلانے والے ویسے بھی ہوش و خرد سے عاری ہوتے ہیں، ان سے کسی قسم کی دریدہ دہنی اور ہرزہ سرائی کی توقع کی جاسکتی ہے، کیونکہ اب اختر شیرانی جیسے بے نوشوں کی نسل بھی ناپید ہوچکی ہے۔ وہ بلانوشی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کسی قسم کی دریدہ دہنی برداشت نہیں کرسکتے تھے اور گلاس اٹھا کر اس کے سر پر مار دیتے تھے جو شان رسول میں ہرزہ سرائی کی کوشش بھی کرتا۔

> پنجاب اسمبلی نے واجد شمس الحسن کے خلاف ان الفاظ کے ساتھ متفقہ قرارداد منظور کی کہ واجد شمس الحسن کا بیان نہ صرف پاکستان بلکہ بین الاقوامی مذہبی و دینی جماعتوں اور امت مسلمہ میں شدید اشتعال اور دل آزاری کا سبب بنا ہے، بلکہ قومی اسمبلی کے متفقہ فیصلے کی توہین بھی ہے

ذوالفقار علی بھٹو کی سیاست کے انداز سے لاکھ اختلاف کے باوجود ان کا یہ کریڈٹ کوئی نہیں چھین سکتا کہ انہوں نے ختم نبوت کا مسئلہ حل کردیا۔ بھٹو صاحب کے دور میں ۲۹ رمئی ۱۹۷۴ء کو جب نشتر میڈیکل کالج کے ۱۶۰ طلبا مطالعاتی دورہ مکمل کرکے چناب ایکسپریس کے ذریعے ملتان واپس جارہے تھے، جب ان کی گاڑی چناب نگر (سابقہ ربوہ) ریلوے اسٹیشن پہنچی تو طے شدہ پلاننگ کے مطابق تین سے چار ہزار قادیانیوں نے طلبا پر ہلہ بول دیا اور انہیں بے رحمی سے مارا اور فاتحانہ انداز میں نعرے لگاتے ہوئے چلے گئے۔ اس واقعے نے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوئے ہوئے شیروں کو ایسا جگایا کہ پاکستان کے طول و عرض میں بیداری کی ایسی لہر دوڑی کہ پوری قوم تمام مسلکی، گروہی، صوبائی اور نسلی اختلافات کو مٹا کر سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح

متحد ہوئی۔ شہر شہر، قریہ قریہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام مرزا غلام احمد قادیانی کی ذریت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔ تحفظ ختم نبوت کی اس تحریک میں قائدین نے نہایت ہوشمندی اور فہم و فراست کا ثبوت دیتے ہوئے عوام کو قانون شکنی سے باز رکھا اور ذوالفقار علی بھٹو نے بھی حالات کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے قائدین سے ملاقات کی۔ ۱۳ر جون ۱۹۷۴ء کی شام قوم سے ایک طویل خطاب کیا اور اس میں واضح طور پر یہ اعلان کیا کہ:

"ختم نبوت پر میرا محکم ایمان ہے، میں اسی پر زندہ رہوں گا اور اسی پر مروں گا اور جو شخص حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتا وہ میرے نزدیک کافر ہے، مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا یہ مسئلہ قومی اسمبلی میں پیش کیا جائے گا اور منتخب نمائندے اس کا حتمی فیصلہ کریں گے۔"

اس تقریر کے بعد عوام نے پرامن تحریک جاری رکھی۔ ۳۰ر جون کو قرارداد اسمبلی میں پیش ہوئی، اس کے بعد قادیانیوں کے سربراہ مرزا ناصر کو پارلیمنٹ میں طلب کیا گیا، مولانا مفتی محمود، مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا شاہ احمد نورانی نے عقیدۂ ختم نبوت کے متعلق جو دلائل دیئے اس کا جواب دینے میں مرزا ناصر ناکام رہے اور اس دوران قومی اسمبلی میں عوام کی نمائندگی کرنے والوں کے سامنے قادیانیوں کی اصلیت کھل کر سامنے آئی، جس کے بعد ۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء، شام ۴ بجے قومی اسمبلی کے پورے ایوان پر مشتمل خصوصی کمیٹی نے وزیراعظم کی موجودگی میں وہ تاریخی بل پیش کیا، جس کی منظوری کے بعد آئین پاکستان میں حسب ذیل ترامیم عمل میں آئی:

☆ جو شخص حتمی اور غیر مشروط پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے پر ایمان نہیں رکھتا کسی مفہوم کے انداز بیان کے تحت کسی اور شخص کو نبی مانتا یا ایسے دعویدار کو مذہبی مصلح سمجھتا ہے وہ آئینی طور پر مسلمان نہیں۔

☆ پاکستان میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی ماننے کے خلاف عقیدے کا اظہار اور تبلیغ قابل تعزیر جرم ہوگا۔

☆ قادیانی یا لاہوری گروپ کے افراد کے لئے جو خود کو احمدی کہتے ہیں، ہندوؤں، عیسائیوں اور بودھ اقلیتوں کی طرح اسمبلیوں میں علیحدہ نشستیں مخصوص کی جائیں گی۔

☆ شناختی کارڈ اور شہریوں کی لازمی رجسٹریشن سے متعلق قانون اور انتخابی فہرستوں کے قانون میں ترمیم ہوگی تاکہ اس میں قادیانیوں کے مسلمانوں سے علیحدہ ہونے سے متعلق ضروری اندراج کیا جاسکے۔

اس کے بعد جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم نے امتناع قادیانیت آرڈی نینس کے نفاذ کے بعد قادیانیت کے تابوت میں آخری کیل ٹھونک دی اور قادیانی غیر مسلم اقلیت بن گئے۔

چناب نگر ریلوے اسٹیشن، اس کے بعد قوم کی یکجہتی بھٹو صاحب کی فہم و فراست مجلس عمل کے قائدین کی ہوش مندی اور ارکان قومی اسمبلی کی طرف پیش کئے جانے والے تاریخی بل کا تذکرہ، مرزا ناصر سے قومی اسمبلی میں ہونے والے محاضرات، بھٹو کا قوم سے خطاب اور آئین میں کی جانے والی ترمیم کا ذکر اس لئے کیا گیا کہ ذوالفقار علی بھٹو کے اس کریڈٹ کو ان کی پارٹی کے ایک فرد واجد شمس الحسن نے قادیانیوں کے لندن میں ہونے والے حالیہ سالانہ اجتماع میں یہ ہرزہ سرائی کرکے گہنانے کی کوشش کی کہ:

"یہ تو میرے لیڈر ذوالفقار علی بھٹو نے بعض مذہبی افراد کے دباؤ میں آکر تاریخ کی بڑی غلطی کی تھی، جسے آج میں حق بجانب ثابت نہیں کرسکتا ہوں (Justify) اور اگر بھٹو زندہ ہوتے تو وہ بھی اس کا کوئی جواز پیش نہ کرسکتے۔"

ذوالفقار علی بھٹو کے تحفظ ختم نبوت کے کردار کو سامنے رکھا جائے تو اس کی پیروی کے دعویدار واجد شمس الحسن کی بدبختی کا یقین آجاتا ہے۔ اسلام کے نام پر قائم ہونے والے اس ملک سے وابستگی کا دعویٰ کرنے اور اس سے ذاتی اور مالی مفادات سمیٹنے والے واجد شمس الحسن قبیل کے لوگوں کی ذہنی پراگندگی پر یقین آجاتا ہے۔ پنجاب اسمبلی نے واجد شمس الحسن کے خلاف ان الفاظ کے ساتھ متفقہ قرارداد منظور کی کہ واجد شمس الحسن کا بیان نہ صرف پاکستان بلکہ بین الاقوامی مذہبی و دینی جماعتوں اور امت مسلمہ میں شدید اشتعال اور دل آزاری کا سبب بنا ہے، بلکہ قومی اسمبلی کے متفقہ فیصلے کی توہین بھی ہے، لہٰذا یہ ایوان اس کی شدید مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ آئین پاکستان اور قانون کے مطابق واجد شمس الحسن کے خلاف کارروائی کی جائے۔ مگر تاحال ایسا کچھ ہوتا دکھائی نہیں دیا اور نہ شاید ہو، کیونکہ آج کی "اشرافیہ" کاسہ لیسی میں سب سے آگے ہے۔ میڈیا کے کچھ لوگ بھی قادیانیوں کا حق نمک ادا کررہے ہیں، ایسے میں یوم دفاع ختم نبوت کے موقع پر ضروری ہے کہ عوام میں تحفظ ختم نبوت کا احساس از سرنو متفقہ کوششوں کے ذریعے بیدار کیا جائے اور قادیانیت کا حق خدمت ادا کرنے والوں کو نہ صرف بے نقاب کیا جائے بلکہ ان کا ناطقہ بند کیا جائے اور واجد جیسے لوگوں سے کہہ دیا جائے کہ:

جب سر محشر وہ پوچھیں گے بلا کے سامنے
کیا جواب جرم دو گے تم خدا کے سامنے

(روزنامہ اسلام کراچی، ۷ر ستمبر ۲۰۱۵ء)

خبروں پر ایک نظر

سالانہ تاریخ ساز ختم نبوت کانفرنس، لاہور

قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جانا پاکستان کی نیشنل اسمبلی کا جرأت مندانہ فیصلہ ہے

کسی شخص کو انسانی حقوق اور مذہبی آزادی کی آڑ میں گستاخی رسول کی اجازت نہیں دی جاسکتی

۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء پاکستان کی قومی اسمبلی کے تاریخی فیصلے کی یاد میں منعقد ہونے والی سالانہ تاریخ ساز ختم نبوت کانفرنس کے مقررین کا خطاب

لاہور... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء پاکستان کی قومی اسمبلی کے تاریخی فیصلے کی یاد میں منعقد ہونے والی سالانہ تاریخ ساز ختم نبوت کانفرنس کے مقررین نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اسلامی تعلیمات کی اساس، امت میں اتحاد کی فضا قائم کرنے کے لئے مینارہ نور ہے۔ کسی شخص کو انسانی حقوق اور مذہبی آزادی کی آڑ میں گستاخی رسول کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جانا پاکستان کی نیشنل اسمبلی کا جرأت مندانہ فیصلہ ہے۔ مولانا مفتی محمود، مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا شاہ احمد نورانی، پروفیسر غفور احمد، چوہدری ظہور الٰہی، بھٹو مرحوم اور ان کی پوری کابینہ نے قادیانیوں کے دونوں گروہوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر امت مسلمہ کی ترجمانی کا حق ادا کردیا ہے۔ قادیانیوں کے بارے میں فیصلہ پوری قوم کا فیصلہ ہے۔ ۷ستمبر کا دن یوم تجدید عہد کا دن ہے۔ پوری دنیا میں مغربی ایجنڈا مسلط کرنے اور قادیانیت کے پھیلاؤ میں علمائے کرام سب سے بڑی رکاوٹ ہیں جس کی وجہ سے اسلام پسند تحریکوں کو پوری دنیا میں مطعون ومرعوب کیا جارہا ہے۔ کانفرنس کی صدارت کے فرائض عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے امیر مولانا مفتی محمد حسن نے سرانجام دیئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ ناموس رسالت کا تحفظ کرنا قربت خداوندی اور نجات اخروی حاصل کرنے کے مترادف ہے، جب تک اس دھرتی پر ایک بھی قادیانی موجود ہے ہماری تحریک جاری رہے گی، قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانا مجاہدین ختم نبوت اور اراکین پارلیمنٹ کا تاریخی کارنامہ ہے انہوں نے کہا کہ پنجاب اسمبلی نے قرارداد پیش کرکے پوری امت مسلمہ کی طرف سے فرض کفایہ ادا کیا ہے تمام اراکین پنجاب اسمبلی مبارک باد کے مستحق ہیں۔ مسلم لیگ ن کے ایم پی اے وحید گل نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت پر کسی قسم کی آنچ نہیں آنے دیں گے، عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے اسمبلی کی رکنیت کیا چیز ہے اپنی جان بھی قربان کردیں گے۔ انہوں نے کہا کہ واجد شمس الحسن نے قادیانیوں کے خلاف فیصلے پر تنقید کرکے پوری پارلیمنٹ کی توہین کی ہے، پنجاب اسمبلی نے اس کے خلاف قرارداد پیش کرکے عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ جامعہ اشرفیہ کے نائب مہتمم مولانا فضل الرحیم نے کہا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا فیصلہ صرف علماء کرام اور مفتیان عظام کا نہیں تھا بلکہ پاکستان کی دستور ساز اسمبلی سیشن کورٹس، ہائی کورٹس، سپریم کورٹ اور وفاقی شرعی عدالت سے لے کر کینیا، رابطہ عالم اسلامی، انڈونیشیا اور جنوبی افریقہ اور گیمبیا کی عدالتوں نے بھی قادیانیوں کے کفر و ارتداد پر مہر تصدیق ثبت کردی ہے۔ علامہ اقبال مرحوم نے کہا تھا کہ قادیانی ملک وملت دونوں کے غدار ہیں۔ مولانا مفتی محمد حسن نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اسلام میں خشت اول کی حیثیت رکھتا ہے۔ اسلام کے تمام بنیادی ارکان اور اسلامی نظام حیات کی عمارت بھی اسی عقیدے پر قائم ہے۔ کراچی مجلس کے مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے کہا کہ قادیانی آیات ختم نبوت میں تحریف معنوی اور احادیث نبویہ میں مطلب براری کے معانی نکال کر امت مسلمہ کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ متحدہ جمعیۃ اہلحدیث کے مرکزی رہنما مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری نے کہا کہ دینی مدارس، علمائے کرام اور اسلامی تحریکوں کے کارکنوں کو وارننگ دینے والوں کو عاد وثمود اور مرزا غلام احمد قادیانی کذاب کا انجام بد بھی یاد رکھنا چاہئے۔ پاکستان کو سیکولر اسٹیٹ قرار دینے والے عناصر قادیانی موقف کی تقویت کا باعث بن رہے ہیں۔ معروف اسلامی اسکالر مولانا زاہد الراشدی نے کہا کہ ملک عزیز کی جغرافیائی سرحدوں کے ساتھ ساتھ نظریاتی سرحدوں کی حفاظت بھی ضروری ہے۔ ہم ۱۹۷۴ء کے آئین کے دفاع کی جنگ لڑ کر ملک کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کررہے ہیں انہوں نے کہا کہ ملک کی جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت میں ہم فوج کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں اور مدارس ملک عزیز کی نظریاتی سرحدوں کے محافظ ہیں علماء اور طلبا ملک کی جغرافیائی اور نظریاتی سرحدوں کی طرف کسی دشمن کو میلی آنکھ سے نہیں دیکھنے دیں گے، ان کی حفاظت ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ بریلوی مکتب فکر کے رہنما مولانا مفتی غلام حسین کلیالوی نے کہا کہ قادیانی گروہ سازش کے تحت ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء کی آئینی ترامیم کو ختم کرنے کے لئے نام نہاد انسانی حقوق کی تنظیموں کو مہرے کے طور پر استعمال کررہا

ہے۔ قادیانی دین اسلام اور پاکستان کے خلاف مسلسل سازشوں میں مصروف ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام س کے مرکزی سیکرٹری جنرل مولانا عبدالرؤف فاروقی نے کہا کہ دینی جماعتوں اور مذہبی لوگوں اور دینی مدارس کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈا کیا جارہا ہے، تعجب کی بات ہے کہ تحفظ ختم نبوت کا کام کرنے والوں پر جھوٹی ایف آئی آر کائی جارہی ہیں حالانکہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ آئین اور قانون کے عین مطابق ہے۔ لندن کے معروف عالم دین مولانا امدادالحسن نعمانی نے کہا کہ سامراجی طاقتوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ہمیں اپنی صفوں میں نظم و نسق اور اتحاد پیدا کرنا ہوگا۔ جماعت اسلامی پنجاب کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل محمد انور گوندل نے کہا کہ پاکستان میں مسلمان اکثریتی اعتبار سے جانے پہچانے جاتے ہیں لیکن ملک کا پورا انتظام قادیانی اقلیت اور چند فیصد باقی اقلیتوں کے ہاتھوں یرغمال بن چکا ہے اقلیتوں کے تحفظ کے حقوق کے نام پر مسلمان اکثریت سے سنگین مذاق ہے۔ مولانا عبدالشکور حقانی نے کہا کہ مخبر صادق نے خبر دی ہے کہ میرے بعد تمیں دجال اور کذاب نبوت کا دعویٰ کریں گے ان پر یقین نہ کرنا میں تمام نبیوں میں سے آخری نبی ہوں۔ میرے بعد جدید نبوت ممنوع و منقطع ہے۔ مولانا قاری جمیل الرحمان اختر نے کہا کہ قادیانیوں کو پاکستان کی تمام عدالتیں اور پارلیمنٹ غیر مسلم اقلیت قرار دے چکی ہیں قادیانی عفریت ان فیصلوں کا کھلے عام مذاق اڑا رہا ہے۔ مولانا عزیزالرحمن ثانی نے کہا کہ ایٹمی توانائی کے شعبے میں چھپے ہوئے سازشی قادیانی غیر محسوس انداز اور خفیہ طریقے سے ملکی استحکام کے خلاف خطرناک سازشوں میں مصروف ہیں۔ کانفرنس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لاہور کے سرپرست مولانا مفتی نعیم الدین، آسٹریلیا مسجد کے خطیب مولانا عبدالرؤف ملک، مولانا حافظ محمد سلیم، جمعیۃ علماء اسلام لاہور کے امیر شیخ الحدیث مولانا محبّ النبی، ،وفاق المدارس لاہور ڈویژن کے مسئول مولانا عزیزالرحمن، پیر رضوان نفیس، قاری مومن شاہ، مولانا سید ضیاء الحسن شاہ، مولانا عبدالنعیم، مولانا محبوب الحسن طاہر، مولانا قاسم گجر، مولانا شاہد عمران عارفی، حامد بلوچ، قاری ظہورالحق، قاری عبدالعزیز، قاری علیم الدین، جامعہ الخیر کے ناظم محمد نعمان حامد شاکر، مولانا خالد محمود، مولانا سعید وقار، مولانا عمر حیات، حافظ محمد اشرف گجر، مولانا محمد اسماعیل، مولانا محمد سعادت، مولانا خالد عابد، تاجر رہنما حاجی مقصود، خلیل الرحمن، حافظ عباس سمیت کثیر تعداد میں علماء طلباء، تاجر برادری، صحافی اور مختلف شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے بھرپور انداز میں شرکت کی۔

☆☆..............☆☆

حضرت مولانا محمد حیاتؒ کے گاؤں یارے خان میں شہداء ختم نبوت اور جاں نثاران ختم نبوت کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے حسب سابق امسال بھی پورے ملک بھر میں ۷ ؍ستمبر کے عظیم الشان کارنامے کی یاد میں تحفظ ختم نبوت کی صدا کو بلند کیا۔ اسی سلسلے میں ضلع نارووال تحصیل شکرگڑھ فاتح قادیان رئیس المناظرین استاذ المبلغین حضرت مولانا محمد حیاتؒ کے گاؤں یارے خان میں ۲ ؍ستمبر بروز بدھ بعد نماز ظہر شہداء ختم نبوت اور جاں نثاران ختم نبوت کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے پروگرام منعقد کیا گیا جس کی صدارت استاذ القراء حضرت مولانا قاری محمد رمضان امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل شکرگڑھ نے فرمائی جبکہ تلاوت قاری محمد شاہد اور نعت فیصل حسان بلال گیلانی نے پیش کی۔ کانفرنس کے اجتماع سے مولانا اللہ وسایا، واعظ خوش الحان مولانا عبدالحمید وٹو، مولانا راشد قاسمی اور راقم، مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا گل محمد توحیدی نے خطاب فرمایا۔ تمام مقررین نے شہداء ختم نبوت، جاں نثاران ختم نبوت کے کردار کی عظمت کو سلام پیش کرتے ہوئے عزم نو کیا کہ آئندہ بھی ان عاشقان رسول کے کردار کو یاد رکھا جائے گا۔

۲ ؍ستمبر بعد نماز ظہر جامع مسجد وہاب ڈسکہ شہر میں شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کا خصوصی پروگرام تشکیل دیا گیا، جس میں علاقہ بھر کے احباب نے شرکت کی۔ پروگرام اگرچہ مختصر مگر پراثر رہا سامعین نے تجدید عہد کرتے ہوئے زندگی بھر اپنی جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم کے نام سے کام کرنے کا عزم کیا۔

۳ ؍ستمبر بعد نماز مغرب جامع مسجد فاروق اعظم پسرور میں تذکرہ جاں نثاران مصطفی کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پسرور کے امیر اور شاہی مسجد کے خطیب مولانا مفتی محمد عثمان نے جبکہ سرپرستی کے فرائض استاذ القراء مولانا قاری غلام فرید اعوان نے سرانجام دیئے، تلاوت کلام کے بعد نعت پیش کرنے کے لئے جناب فیصل بلال گیلانی تشریف لائے اور اہل علاقہ کے دل محبت رسول سے باغ باغ کردیئے۔ مولانا اللہ وسایا، مولانا عزیزالرحمن ثانی، مولانا محمد اسحاق اور راقم مولانا فقیر اللہ اختر کے بیانات ہوئے۔ سامعین نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کمربستہ ہونے کا ارادہ کیا۔

۴ ؍ستمبر حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے جامع مسجد امیر حمزہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور حاضرین مجلس کو تحفظ ختم نبوت کے مشن سے اجاگر کیا اور ان سے اپیل کی کہ وہ اپنے اسلاف کے طرز پر تحفظ ختم نبوت کے کام کو اپنی زندگی کا مقصد بنائیں۔

۴ ؍ستمبر بعد نماز عشاء جامعہ فاروقیہ چوک امام صاحب سیالکوٹ میں ختم نبوت کانفرنس گرامی قدر پیر شبیر احمد گیلانی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ جس میں حسب ترتیب تلاوت، نعت اور راقم، مولانا فقیر اللہ اختر کا بیان ہوا۔ بعدازاں پروگرام کے مہمان خصوصی شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے عقیدہ ختم نبوت اور اس کا تحفظ کے اہم ترین عنوان پر سیر حاصل گفتگو فرمائی اور ان کی دعائے خیر پر پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

سیّدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

مولانا نسیم احمد غازی مظاہری

ابوبکرؓ و عمرؓ کے بعد عالیشان عثمانؓ ہیں
علمبردار ایماں، جامع قرآن عثمانؓ ہیں

وہ ہیں ثالث خلیفہ حضرت محبوب رحماں کے
اور ''احیاہم'' کے مصداق عظیم الشان عثمانؓ ہیں

فرشتے جن سے شرماتے نبیؐ جن سے حیا کرتے
حیا میں سب سے بڑھ کر کاملِ ایمان عثمانؓ ہیں

وہ ہیں بدرالدجیٰ کی بزم کے اک نیّرِ تاباں
چراغانِ نبی میں مشعلِ ذیشان عثمانؓ ہیں

غنائے ظاہری دے کر، غنائے باطنی دے کر
جنہیں حق نے بنایا ہے غنی، ذیشان عثمانؓ ہیں

فقیروں کو غنی فرمادیا ایسے غنیؓ ہیں وہ
غریبوں، تنگدستوں کا سر و سامان عثمانؓ ہیں

پلایا آبِ شیریں مصطفیٰؐ کے شہر والوں کو
خریدارِ بہشت و رحمت و رضوان عثمانؓ ہیں

اگر عشقِ محمد مصطفیٰؐ ایمان ہے اپنا
تو اس عشقِ محمد مصطفیٰؐ کی جان عثمانؓ ہیں

رقیہؓ، امِ کلثومؓ آپﷺ کی نورِ نظر دونوں
تو ذوالنورین ان کے شوہرِ ذیشان عثمانؓ ہیں

جو کرتے رات بھر ذکر و تلاوت، گریۂ و زاری
لرزتے جو خدا کے سامنے ہر آن عثمانؓ ہیں

کوئی مومن نہ مکہ آسکے گا عہد تھا جن کا
انہیں کفار کے جو بن گئے مہمان عثمانؓ ہیں

دمِ عثمانؓ پر ٹھانی تھی سب نے جان دینے کی
ہوئی تھی جن کی خاطر بیعتِ رضوان عثمانؓ ہیں

بتاکر دستِ نورانی خود اپنا دستِ عثمانی
نبیؐ نے جس کی لی تھی بیعتِ رضوان عثمانؓ ہیں

بنے ہیں چاہنے والے بلا شک جنّتی جن کے
ہوئے ہیں جن کے دشمن داخلِ نیران عثمانؓ ہیں

خدایا ان کے اعداء پر ہزاروں لعنتیں برسیں
نبی کی رحمتوں کا مرکزِ فیضان عثمانؓ ہیں

پیا جامِ شہادت جانِ جاں کے اک اشارے پر
ہوئی دلبر کے منشا کی جنہیں پہچان عثمانؓ ہیں

ہوا غرقِ شقاوت لشکرِ ابن سبا، غازیؔ
بنا جن کی شہادت کا سبب مروان عثمانؓ ہیں

تحریکِ ختمِ نبوت..... آغاز سے کامیابی تک

سعود ساحر

قسط:۴۳

جناب اسپیکر! میں آپ کو یہ بتانا مناسب نہیں سمجھتا کہ اس مسئلے کے باعث اکثر میں پریشان رہا ہوں اور راتوں کو مجھے نیند نہیں آئی۔ اس مسئلے پر جو فیصلہ ہوا ہے، میں اس کے نتائج سے بخوبی واقف ہوں۔ مجھے اس فیصلے کے سیاسی اور معاشی ردعمل اور اس کی پیچیدگیوں کا علم ہے، جس کا اثر مملکت کے تحفظ پر ہوسکتا ہے۔ یہ کوئی معمولی مسئلہ نہیں ہے، لیکن جیسا کہ میں نے پہلے کہا، پاکستان وہ ملک ہے جو برصغیر کے مسلمانوں کی اس خواہش پر وجود میں آیا کہ وہ اپنے لئے ایک علیحدہ مملکت چاہتے تھے۔ اس ملک کے باشندوں کی اکثریت کا مذہب اسلام ہے۔ میں اس فیصلے کو جمہوری طریقے سے نافذ کرنے میں اپنے کسی اصول کی خلاف ورزی نہیں کر رہا۔ پاکستان پیپلز پارٹی کا پہلا اصول یہ ہے کہ اسلام ہمارا دین ہے۔ اسلام کی خدمت ہماری پارٹی کے لئے اولین اہمیت رکھتی ہے۔ دوسرا اصول یہ ہے کہ جمہوریت ہماری پالیسی ہے، چنانچہ ہمارے لئے فقط یہی درست راستہ تھا کہ ہم اس مسئلے کو پاکستان کی قومی اسمبلی میں پیش کرتے۔ اس کے ساتھ ہی میں فخر سے کہہ سکتا ہوں کہ ہم اپنی پارٹی کے اس اصول کی بھی پوری طرح پابندی کریں گے کہ پاکستان کی معیشت کی بنیاد سوشلزم پر ہو، ہم سوشلسٹ اصولوں کو تسلیم کرتے ہیں، یہ جو فیصلہ کیا گیا ہے، اس فیصلے میں ہم نے اپنے کسی بھی اصول سے انحراف نہیں کیا، ہم اپنی پارٹی کے تین اصولوں پر مکمل طور پر کاربند رہے۔ میں نے کئی بار کہا ہے کہ اسلام کے بنیادی اور اعلیٰ ترین اصول سماجی انصاف کے خلاف نہیں اور سوشلزم کے ذریعے معاشی استحصال کو ختم کرنے کے خلاف نہیں ہے۔

یہ فیصلہ مذہبی بھی ہے اور غیر مذہبی بھی۔ مذہبی اس لحاظ سے کہ یہ فیصلہ ان مسلمانوں کو متاثر کرتا ہے جو پاکستان میں اکثریت میں ہیں اور غیر مذہبی اس لحاظ سے کہ ہم دور جدید میں رہتے ہیں، ہمارا آئین کسی مذہب وملت کے خلاف نہیں، بلکہ ہم نے پاکستان کے تمام شہریوں کو یکساں حقوق دیئے ہیں، ہر پاکستانی کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ فخر واعتماد سے بغیر کسی خوف کے اپنے مذہبی عقائد کا اظہار کرسکے۔ پاکستان کے آئین میں پاکستانی شہریوں کو اس بات کی ضمانت دی گئی ہے۔ میری حکومت کے لئے یہ بات بہت اہم ہوگی ہے کہ وہ پاکستان کے تمام شہریوں کے حقوق کی حفاظت کرے۔ یہ نہایت ضروری ہے اور میں اس بات میں کوئی ابہام کی گنجائش نہیں رکھنا چاہتا۔ پاکستان کے شہریوں کے حقوق کی حفاظت ہمارا اخلاقی اور مقدس فرض ہے۔

میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں اور اس ایوان کے باہر ہر شخص کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ یہ فرض پوری طرح اور مکمل طور پر ادا کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں کسی شخص کے ذہن میں یہ شبہ نہیں رہنا چاہئے کہ ہم کسی قسم کی غارت گری اور تہذیب سوزی یا کسی پاکستانی طبقے یا شہری کی توہین اور بے عزتی برداشت کریں گے۔

قومی اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے ذوالفقار علی بھٹو کا مزید کہنا تھا:

"جناب اسپیکر! گزشتہ تین ماہ کے دوران اور اس بڑے بحران کے عرصے میں کچھ گرفتاریاں عمل میں آئیں، کئی لوگوں کو جیل بھیجا گیا اور چند اور اقدامات کئے گئے، یہ بھی ہمارا فرض تھا۔ ہم اس ملک پر بدامنی اور بدمزاج عناصر کا غلبہ دیکھنا نہیں چاہتے تھے، جو ہمارے فرائض ہیں ان کے تحت ہمیں یہ سب کچھ کرنا پڑا، لیکن میں اس موقع پر جبکہ تمام ایوان نے متفقہ طور سے ایک اہم فیصلہ کرلیا ہے، آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم ہر معاملے پر فوری اور جلد از جلد غور کریں گے اور جبکہ اس مسئلے کا باب بند ہوچکا ہے، ہمارے لئے یہ ممکن ہوگا کہ ان سے نرمی کا برتاؤ کریں۔ میں امید کرتا ہوں کہ مناسب وقت کے اندر اندر کچھ ایسے افراد سے نرمی برتی جائے گی اور انہیں رہا کر دیا جائے گا، جنہوں نے اس عرصے میں اشتعال انگیزی سے کام لیا یا کوئی مسئلہ پیدا کیا۔

جناب اسپیکر! جیسا کہ میں نے کہا ہمیں امید کرنی چاہئے کہ ہم نے اس مسئلے کو بند کر دیا ہے۔ یہ میری کامیابی نہیں، یہ حکومت کی بھی کامیابی نہیں، یہ کامیابی پاکستان کے عوام کی کامیابی ہے، جس میں ہم بھی شریک ہیں۔ میں سارے ایوان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ مجھے احساس ہے کہ یہ فیصلہ متفقہ طور پر نہ کیا جاسکتا تھا اگر تمام ایوان کی جانب سے اور اس میں تمام پارٹیوں کی جانب سے تعاون اور مفاہمت کا جذبہ نہ ہوتا۔ آئین سازی کے وقت بھی ہم میں تعاون اور سمجھوتے کا جذبہ موجود تھا۔ آئین ہمارے ملک کا بنیادی قانون ہے۔ اس آئین کے بنانے میں ستائیس برس صرف ہوئے اور وہ وقت پاکستان کی تاریخ میں تاریخی اور یادگار وقت تھا، جب آئین کو تمام پارٹیوں نے قبول کیا اور پاکستان کی قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر منظور کرلیا۔ اسی جذبے کے تحت ہم نے یہ مشکل فیصلہ بھی کرلیا ہے۔

کیا معلوم کہ مستقبل میں ہمیں زیادہ مشکل مسائل کا سامنا کرنا پڑے، لیکن میری ناچیز رائے میں جب سے پاکستان وجود میں آیا، یہ مسئلہ سب سے مشکل تھا۔ کل کو اس سے بھی زیادہ پیچیدہ اور مشکل مسائل ہمارے سامنے آسکتے ہیں، جن کے بارے میں کچھ نہیں کہا جاسکتا، لیکن ماضی کو دیکھتے

ہوئے اس مسئلے کے تاریخی پہلوؤں پر اچھی طرح غور کرتے ہوئے پھر کہوں گا کہ یہ سب سے پیچیدہ اور مشکل مسئلہ تھا۔ گھر گھر میں اس کا اثر تھا، ہر دیہات میں اس کا اثر تھا، ہر فرد پر اس کا اثر تھا، یہ مسئلہ سنگین سے سنگین تر ہوتا چلا گیا اور وقت کے ساتھ ساتھ ایک خوفناک شکل اختیار کر گیا۔ ہمیں اس مسئلے کو حل کرنا ہی تھا۔ ہمیں تلخ حقائق کا سامنا کرنا ہی تھا، ہم اس مسئلے کو ہائی کورٹ یا اسلامی نظریاتی کونسل کے سپرد کر سکتے تھے یا اسلامی سیکریٹریٹ کے سامنے پیش کیا جا سکتا تھا۔ ظاہر ہے کہ حکومت حتی کہ افراد بھی مسائل کو ٹالنا جانتے ہیں اور انہیں جوں کا توں رکھ سکتے ہیں اور حاضرہ صورت حال سے نمٹنے کے لئے معمولی اقدام کر سکتے ہیں، لیکن ہم نے اس مسئلے کو اس انداز سے نمٹانے کی کوشش کی، ہم اس مسئلے کو ہمیشہ کے لئے حل کرنے کا جذبہ رکھتے تھے، اس جذبے کے تحت قومی اسمبلی ایک کمیٹی کی صورت میں خفیہ اجلاس کرتی رہی۔ خفیہ اجلاس کرنے کے لئے قومی اسمبلی میں کئی وجوہات تھیں۔ اگر قومی اسمبلی خفیہ اجلاس نہ کرتی تو جناب! کیا آپ سمجھتے ہیں کہ یہ تمام کچی باتیں اور حقائق ہمارے سامنے آ سکتے تھے؟ اور لوگ اس طرح آزادی اور بغیر جھجک کے اپنے خیالات کا اظہار کر سکتے تھے؟ اگر ان کو معلوم ہوتا کہ یہاں اخبارات کے نمائندے بیٹھے ہوئے ہیں اور لوگوں تک ان کی بات پہنچ رہی ہے اور ان کی تقاریر اور بیانات کو اخبارات کے ذریعے شائع کر کے ان کا ریکارڈ رکھا جا رہا ہے تو اسمبلی کے ممبران اس اعتماد اور کھلے دل سے اپنے خیالات کا اظہار نہیں کر سکتے تھے، جیسا کہ انہوں نے خفیہ اجلاسوں میں کیا۔ ہمیں ان خفیہ اجلاسوں کی کارروائی کا کافی عرصے تک احترام کرنا چاہئے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ کوئی بات بھی خفیہ نہیں رہتی، لیکن ان باتوں کے اظہار کا ایک موزوں وقت ہے، چونکہ اسمبلی کی کارروائی خفیہ رہی ہے اور ہم نے اسمبلی کے ہر ممبر کو اور ان کے ساتھ ان لوگوں کو بھی جو ہمارے سامنے پیش ہوئے، یہ یقین دلایا تھا کہ جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں، اس کو سیاسی یا کسی اور مقصد کے لئے استعمال نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی ان کے بیانات کو توڑ مروڑ کر پیش کیا جائے گا۔ میرے خیال میں یہ ایوان کے لئے ضروری اور مناسب ہے کہ وہ ان خفیہ اجلاسوں کی کارروائی کو ایک خاص وقت تک ظاہر نہ کرے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ہمارے لئے ممکن ہوگا کہ ہم ان خفیہ اجلاسوں کی کارروائی کو آشکارا کر دیں، کیونکہ اس کے ریکارڈ کا ظاہر ہونا بھی ضروری ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ان اجلاسوں کے ریکارڈ کو دفن ہی کر دیا جائے۔ ہرگز نہیں۔ اگر میں یہ کہوں تو یہ ایک غیر حقیقت پسندانہ بات ہوگی۔ میں فقط یہ کہتا ہوں کہ اس مسئلے کے باب کو ختم کرنے کے لئے، آگے بڑھنے کے لئے اور قومی مفاد کو محفوظ رکھنے کے لئے اور پاکستان کے حالات کو معمول پر رکھنے کے لئے اس مسئلے کی بابت ہی نہیں، بلکہ دوسرے مسائل کی بابت بھی ہمیں ان امور کو خفیہ رکھنا ہوگا۔ میں ایوان پر یہ بات عیاں کر دینا چاہتا ہوں کہ اس مسئلے کے حل کو دوسرے کئی مسائل پر تبادلۂ خیال اور بات چیت اور مفاہمت کے لئے نیک شگون سمجھنا چاہئے۔ ہمیں امید رکھنی چاہئے کہ یہ حل ہمارے لئے خوشی کا باعث ہے اور ہم آگے بڑھیں گے اور تمام نئے قومی مسائل کو مفاہمت اور سمجھوتے کے جذبے کے تحت طے کریں گے۔ (جاری ہے)

اعصاب اور مردانہ امراض کیلئے بہترین آزمودہ نسخہ
فیصل
مکمل علاج، مکمل خوراک
قیمت 3000روپے
وزن 600 گرام
معجون قوتِ اعصاب زعفرانی
33اجزا کا اکسیر مرکب

☆ خوشگوار زندگی کے لمحات مزید پرکیف
☆ اعضائے خاص کی تمام بیماریوں میں مفید
☆ قوت خاص اور امساک کے لئے نادر نسخہ
☆ ہضم کی درستگی اور پیدائش خون میں اضافہ کا ضامن
☆ جریان، احتلام، ہڈیوں، پٹھوں کی کمزوری اور تھکاوٹ کیلئے مفید
زعفران، جائفل، ناگرموتھا، مغز بندق، آروخرما، جوہر آہن، مصطگی، جلوتری، تج، مغز خولنجان، سنگھاڑا، کشتہ چاندی، مروارید، دار چینی، اکر، الائچی خورد، پنچ کا بیج، شقاقل، ورق طلاء، لونگ، ماہی، الائچی کلاں، بیخ، ورق نقرہ، کوند کیکر، جز موسلی، زنجبیل، بکھ، مغز چلغوزہ، مغز بادام، ریگ کوٹی، بہمن سفید، کوند کتیرہ
33 اجزاء

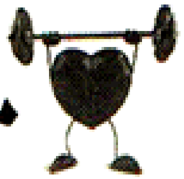
معجون تسکین دل
دل کے درد، شریانوں کی بندش، دل کی کمزوری، دل کی گھبراہٹ
دل کا بے ترتیب اور تیز چلنا، بلڈ پریشر کا کم یا زیادہ ہونا اور دل کے دیگر امراض کی اصلاح کرتا ہے۔
قیمت 1200روپے
جگر و معدہ کی اصلاح کر کے نیا خون پیدا کرتا ہے۔
وزن 500 گرام
عام جسمانی کمزوری میں بھی انتہائی موثر اور مفید ہے۔
آب سیب، آب انار، آب ادرک، ورق نقرہ، تخم خرفہ، آب بہی، آب لیموں، شہد خالص، بہمن سفید، عود ہندی، زعفران، مروارید، ورق طلاء، کشنیز، بادرنجبویہ، ابریشم، گل سرخ، گل نیلوفر، تخم کاہو، درونج عقربی، صندل سفید، طباشیر، آملہ، جوہر مرجان، مغز تربوز، گل گاؤزبان، الائچی خورد، کہربائی، بہمن سرخ
پاکستان بھر میں فری ہوم ڈلیوری 0314-3085577
فیصل FOODS ستارہ پلازہ ڈی گراونڈ سپلائر کالونی فیصل آباد

عقیدۂ ختم نبوت کی سربلندی، تحفظ ناموس رسالت اور فتنۂ قادیانیت کے استیصال کے لئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ تعاون کی اپیل

قربانی کی کھالیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دیجئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف

◆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی بین الاقوامی تبلیغی واصلاحی جماعت ہے۔ ◆ یہ جماعت ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے علیحدہ ہے۔ ◆ تبلیغ اقامت دین خصوصاً عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ اس کا طرۂ امتیاز ہے۔ ◆ اندرون وبیرون ملک ۵۰ مراکز، ۳۰ مبلغین اور ۱۲ دینی مدارس ہمہ وقت مصروف عمل ہیں۔ ◆ عربی، اردو، انگریزی اور دنیا کی دیگر زبانوں میں مفت لٹریچر کی تقسیم۔ ◆ ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کراچی اور ماہنامہ ''لولاک'' ملتان کے ذریعہ سے امت مسلمہ کی محاذ ختم نبوت پر ذہن سازی۔ ◆ چناب نگر میں مجلس کی سرگرمیاں جاری ہیں اور وہاں دو عالیشان مسجدیں اور دو مدرسے چل رہے ہیں۔ ◆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں دار المبلغین قائم ہے، جہاں علماء کو ردِ قادیانیت کا کورس کرایا جاتا ہے، دار التصنیف بھی مصروف عمل ہے۔ ◆ ملک بھر میں اہلِ اسلام اور قادیانیوں کے درمیان بہت سے مقدمات قائم ہیں۔ ◆ ہر سال دنیا بھر میں عالمی مجلس کے مبلغین تبلیغ اسلام اور تردید قادیانیت کے سلسلے میں دورے پر رہتے ہیں۔ ◆ اس سال بھی حسب سابق برطانیہ کے شہر برمنگھم میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ ◆ افریقہ کے ایک ملک ''مالی'' میں مجلس کے رہنماؤں کی کوششوں سے ۳۰ ہزار قادیانیوں نے اسلام قبول کیا۔ ◆ یہ سب اللہ تبارک وتعالیٰ کی نصرت اور آپ کے تعاون سے ہو رہا ہے۔

مخیر دوستوں اور دردمندانِ ختم نبوت
سے درخواست ہے کہ وہ قربانی کی کھالیں،
زکوٰۃ، صدقات اور عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
کو دے کر اس کے بیت المال کو مضبوط کریں

ترسیل زر کا پتہ

مرکزی دفتر: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: 061-4582486, 061-4783486
رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش، ایم اے جناح روڈ، کراچی
فون: 021-32780337, 021-32780340

AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi

اپیل کنندگان

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
امیر مرکزیہ

مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد
نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ
نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری
مرکزی ناظم اعلیٰ